ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد ۵ شمارہ ۱۵
ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

این پی پی کی سیاسی موت کیلئے
حنیف رامے کا وجود ہی کافی ہے
اداریہ

امریکن طیارے کے ہائی جیکروں کا قصہ
کیا ہم نے ہیرو نہیں کر دیا تھا
شذرہ

لیجئے!
...... بلی تھیلے سے باہر آگئی
.... شذرہ

۶۵ء کی جنگ
جنرل موسیٰ خان پردہ اٹھاتے ہیں

خوشاب میں
قاری سعید احمد پر تین قادیانیوں کی
فائرنگ، انتظامیہ پوری پوری سرپرستی کر رہی ہے

خالص اور سفید ـــــــ صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ھو

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ـ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S-I-T-E

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی

جلد نمبر ۵ | ۱۳ محرم تا ۱۹ محرم ۱۴۰۷ھ ۱۹ ستمبر تا ۲۵ ستمبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان، ملائیشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی، نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب	برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شاکر گروہ
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب حسن گوہتی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	غلام رسول
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشش	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

مسلسل

حافظ محمد اقبال رنگونی مدیر الہلال یو۔ کے کا مدلل خطاب

اسلام اور مسلمان قادیانیوں کی نظر میں

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

سنتے ہوں گے چمن میں سیکڑوں نالے ہزاروں گے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

حضرات علمائے کرام مشائخ عظام اور حاضرین جلسہ! آج آپ حضرات کی خدمت میں علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت اور اس کے متعلقات تفصیلی طور پر بیان فرمائے ہیں اور بعد میں آنے والے خطیب اور مقرر مدلل طور پر ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

میں آپ کے سامنے ایک مختصر سی گذارش رکھنا چاہتا ہوں جس کا تعلق دور حاضر کے ان نام نہاد مفکر دل' دانشورو' سیاست دانوں اسکالروں سے ہے جنہوں نے قادیانی گروہ کے بارے میں یہ تصور قائم کرنے کی فضا پیدا کی ہے یا یہ عقیدہ و نظریہ پھیلانے کی سعی کی ہے کہ ان کا اور مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کوئی فرق نہیں۔ جس طرح یہ مسلمان جو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار بھی اس کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

ان نام نہاد مفکروں کی زبانیں اگر چلتی ہیں تو صرف ان مسلمان علمائے کرام کے خلاف چلتی ہیں جو قادیانی گروہ کے خلاف تحریری طور پر ہو یا تقریری طور پر۔ مناظروں اور مباحثوں کے میدان میں ان کو شکست فاش دے چکے ہیں لیکن قادیانی گروہ کے خلاف ان کی زبانیں کیوں گنگ ہو جاتی ہیں کیوں سے خاموش ہو جاتی ہیں جبکہ ان کی کتابیں ان کے رسائل ان کے لاوا اگل رہی ہیں۔ ان کے بارے میں تو مذہبی رواداری کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے اور جو لوگ اپنے عقائد کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خلاف ان مفکروں کی زبانیں قینچی کی طرح چلتی ہیں۔ آخر کیوں؟

حضرات محترم! دنیا میں یہ طریقہ چلا آرہا ہے۔ یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ ایک شخص جب نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو ایک اس کو مانتا ہے ایک اس کا انکار کرتا ہے ایک اس کی تصدیق کرتا ہے، ایک اس کی تکذیب کرتا ہے۔ دونوں کو دنیا میں کبھی ایک مذہب اور یکساں قرار نہیں دیا گیا۔ مرزا غلام قادیانی نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا ہوا ہے۔

جب یہ حقیقت ہے تو پھر ان قادیانیوں کو مسلمانوں کے ساتھ ملانا اور یک مذہب قرار دینا کس طرح جائز اور صحیح ہو سکتا ہے۔

پھر یہ بات بھی ظاہر ہو چکی ہے کہ جو مسلمان قرآن پر ایمان رکھتا ہو۔ اللہ کی وحدانیت۔ رسول کی رسالت و ختم نبوت۔ قرآن پر ایمان رکھتا ہو لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ مانتا ہو تو اسے جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

اخبارات اس امر کے شاہد ہیں کہ انہوں نے ہم تمام مسلمانوں کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ گالیاں دی گئی ہیں۔ انہیں کنجر کہا گیا ہے انھیں بدکار اور ولد الحرام کا خطاب دیا گیا ہے۔ ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا گیا ہے۔ ان مفکروں کی زبان اس شرافت پر صدائے احتجاج بلند کرنے سے کیوں مانع ہے۔

حضرات محترم! مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ فتویٰ ہمارے سامنے ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ:

مجھے الہام ہوا کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت نہیں کرے گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔

اپنی کتاب نزول المسیح پر کہتا ہے کہ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی ہے یہودی ہے اور مشرک و جہنمی ہے۔ ان مسلمانوں کے بارے میں جو قادیانیوں کے مخالف ہیں ان کا فتویٰ ملاحظہ کیجئے۔

مسلمانوں نے (یعنی قادیانیوں نے) مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔

اپنے مخالفین کے بارے میں ذرا یہ شرافت کی زبان بھی دیکھیے۔

ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔

حضرات محترم! جن کی زبانیں مسلمانوں کے خلاف

ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے

ہم ان نام نہاد دانشوروں اور مفکروں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ بتلاؤ ان کا اور ہمارا اختلاف فروعی ہے یا اصولی اگر اختلاف فروع میں ہوتا، مسائل میں ہوتا تو تاویلات کے ذریعہ بات بن سکتی تھی مگر یہاں معاملہ فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے اور خود قادیانی گروہ کو اس کا اعتراف ہے کہ ہمارا اور مسلمانوں کا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک جانشین کہتے ہیں کہ (حوالہ یاد رکھیے)

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا) کے منہ سے یہ نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے

ظفر اللہ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ انہیں کافر سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات۔ رسول کریم۔ قرآن۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتلا دیا کہ ایک ایک جز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔ جب ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف خدا کی ذات میں ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ خدا کے بارے میں یہ بھی ہے جو مرزا کے الہام کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ میں تیرے پاس چوروں کی طرح آؤں گا۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ چور لینے آتا ہے یا دینے آتا ہے؟ اور چور کس راستے سے آتا ہے؟ ظاہر ہے کہ لینے آتا ہے دینے نہیں۔ اور مرزا صاحب سے چور ایمان لے کر چلا گیا۔

الغرض ہمارا اور ان کے درمیان اختلاف فروعی نہیں مسئلہ کا نہیں بلکہ اصولی ہے۔ خدا کی ذات میں اختلاف ہے رسول کی ذات میں اختلاف ہے۔ قرآن میں اختلاف ہے۔ حج۔ نماز۔ روزہ وغیرہ میں اختلاف ہے۔ جب یہ اختلافات قطعی اصولی۔ پکے اور عقیدے کے ہیں تو پھر ان تمام نام نہاد مفکروں کا یہ بیان کہ دونوں ایک مذہب ہیں عقل و خرد سے کتنا بعید فیصلہ ہے؟

پچھلے دنوں آپ حضرات نے سیاسی رہنماؤں کے چند بیانات پڑھے ہونگے کہ انہیں غیر مسلم نہ کیا جائے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ خود اپنے اعتقاد اور ارشاد کی روشنی میں مسلمان نہیں رہے تو پھر ان کو کیا کہا جائے۔ ان حضرات کا عقیدہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیا ہے۔ ان کے جانشین اور سربراہ کے الفاظ میں سنئے! جو کلمۃ الفصل (صفحہ ۱۱۰) میں موجود ہے۔

ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے جب یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دوستو! جب ان کے عقیدے میں ہم کافر ٹھہرے دوسرے سربراہ (مرزا بشیر الدین محمود) نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ لوگ جنہوں نے بیعت نہیں کی خواہ ان (یعنی مرزا کا) نام بھی نہ سنا ہو، وہ بھی جب کافر ٹھہرتے ہیں (دیکھئے آئینہ صداقت صفحہ ۳۵) تو ان لوگوں کو خواہ مخواہ مسلمان قرار دینا۔ اور قادیانیوں کے بارے میں یہ دعویٰ اور یہ تصور پیدا کرنا کہ یہ بھی مسلمان ہیں۔ ان کے کلمے میں اور مسلمانوں کے کلمے میں کوئی فرق نہیں ان کی نمازیں اور مسلمانوں کی نمازیں میں کوئی اختلاف نہیں لیکن قادیانی کتابیں اٹھا کر دیکھئے تو آپکو مغرب کی نماز میں تیسری رکعت میں اشعار کا پڑھنا ملے گا۔ (دیکھئے سیرت المہدی) ان کے حج اور ہمارے حج میں کوئی اختلاف نہیں تو پھر کیوں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔ ان کے قرآن میں اور ہمارے قرآن میں اختلاف نہیں تو پھر تحریف قرآن کے یہ شواہد ہمارے سامنے کیوں موجود ہیں

(الفضل ۱۰ مئی ۱۹۵۲ء)

میں ان تمام نام نہاد دانشوروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارا اور ان کا اختلاف اصولی اور عقیدے کا ہے تو ان کو خواہ مخواہ مسلمان ثابت کرنے کی کیوں کوشش کر رہے ہیں جب وہ خود یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے پیچھے نماز ناجائز ہے مسلمانوں کو اپنی لڑکی دینا ناجائز ہے۔ مسلمانوں کے نماز جنازہ پڑھنے ناجائز ہیں۔ یہی وجہ ہے ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ کس لیے نہیں پڑھی تھی؟ اگر ان کا مسلمانوں سے کوئی اختلاف نہیں تو پھر یہ نماز جنازہ سے اعراض کیوں تھا؟ محض اس لیے نہیں پڑھی تھی کہ قائداعظم قادیانی نہ تھے اور ظفر اللہ خان مرزا غلام احمد قادیانی مردود کو نبی مانتا تھا۔

(اس درمیان قادیانی نے ایک آواز لگائی کہ ان کو پڑھنے نہیں دی گئی اس پر حافظ اقبال نے کہا) دوستو! پڑھنے دی گئی یا نہیں کس نے نہیں دی؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں دی گئی۔ میں کہتا ہوں کہ نماز نہیں پڑھنے دی گئی۔ بہر حال نماز کا نہ پڑھنا ثابت ہے۔ اگر ظفر اللہ قائداعظم کا دلدادہ ہوتا جس کے ظفر اللہ پر اتنے احسانات تھے تو دنیا ادھر کی اُدھر ہو جاتی وہ جا کر نماز پڑھتا۔ خواہ پڑھنے یا نہ پڑھنے لیکن وہ داخل نہ ہو کر دیا

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مکہ اور مدینے کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا

جب ان کے رسول اور ہمارے رسول میں کوئی اختلاف نہیں تو پھر انہوں نے مرزا غلام احمد کو کیوں نبی مانا اور ہزاروں نبی آنے کا عقیدہ کیوں رکھا۔ جب ان کے اسلام میں اور ہمارے اسلام میں کوئی فرق نہیں تو ان کی کتابوں میں ان کا یہ دعویٰ کیوں ہے کہ مسلمانوں کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے۔ دور نہ جائیے۔ ظفر اللہ خان قادیانی کی پنجابی کی ایک تقریر موجود ہے۔ جس میں اس نے صاف کہا ہے۔ الفضل میں یہ بیان موجود ہے اگر نعوذ باللہ آپ (یعنی مرزا صاحب) کے وجود کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح خشک درخت شمار کیا جائے گا اور اسلام کی کوئی برتری دیگر مذاہب سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

ان کے لکھے ہوئے الفاظ اخبارات میں آج بھی موجود ہیں کہ قائداعظم احمدی نہ تھے اس لیے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی بہرحال تفصیل میں جانا مقصود نہیں (بعد میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے بیان کے شروع میں اخبار نکال کر پورا حوالہ سامعین کی نذر کر دیا تھا۔

حضرات! خلاصہ کے طور پر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آج کے دانش ور ہوں، مفکر ہوں۔ اسکالر ہوں۔ سیاست دان ہوں اپنی سیاست کی دکان چمکانے کے لیے قادیانیوں کو خواہ مخواہ مسلمان ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں کیوں؟ اس لیے کہ خود مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کی ذات میں ہمارا اختلاف رسول کی ذات میں ہمارا ان کے ساتھ اختلاف، قرآن میں ہمارا

نام نہاد دانشوروں کی زبانیں قادیانی تحریرات پر کیوں گنگ ہو جاتی ہیں

ان کے ساتھ اختلاف۔ جب ایک چیز میں جو اصولی اور بنیادی ہیں اختلاف ثابت ہو گیا تو ان کو مسلمان ثابت کرنا اور مسلمان کا ہی ایک فرقہ سمجھنا۔ دانشورانہ مفکرانہ فیصلہ نہیں بلکہ احمقانہ فیصلہ ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کا جواب !

حضرات محترم ! میں اسی ضمن میں ان کے ایک مغالطہ کو بیان کر کے اس کا جواب دے دوں گا تاکہ آپکو ضرورت کے موقع پر کام آ سکے۔ یہ حضرات مغالطہ دینے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں پچھلے دنوں ان کا ایک رسالہ ہمارا موقف نامی شائع ہوا تھا جس کا جواب ہم نے الجواب الصحیح مرد الموقف القبیح کے نام سے دیدیا ہے جو عرصہ ہوا شائع ہو گیا۔

اس طرح یہ لوگ مغالطہ دیتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید انگلستان کے عوام کہاں کہاں قادیانیوں کی کتب کھولا کریں گے۔ کہاں مرزا قادیانی کے رسائل دیکھتے رہیں گے اور کہاں علماء ان کو سمجھائیں گے جو مرضی ہو ان کو کہو اور مغالطہ دو۔ اخبارات میں اب اس طرح عمل ہو چکا ہے۔ اس پر میں تبصرہ نہیں کر رہا ہوں صرف یہ بتلانے کے لیے کہ ان کے مغالطات اب مختلف انداز میں سامنے آتے ہیں۔ اب ان کا یہ مغالطہ دیکھئے جب ہم ان سے کہیں گے کہ تم نے تو مسلمانوں کو کافر بھی ٹھہرایا اور اختلافات کے اصولی اور قطعی ہونیکا فیصلہ کیا تو وہ خود اسی طرح مغالطہ دیں گے کہ مرزا صاحب نے تو اپنے مخالفین کو کافر نہیں کہا بلکہ مسلمان کہا ہے اور ہم تو ان کو مسلمان مانتے ہیں اور ہماری کتابوں میں ان کا نام مسلمان ہی ہے۔ لیکن ان ہی کے جماعت کے لٹریچر نے اس حقیقت پر سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ ان کے رائٹر ملک عبداللہ قادیانی نے ایک مضمون لکھا جو الفضل ربوہ میں شائع ہوا تھا۔ اس میں اس نے وضاحت کر دی کہ ان کی کتابوں میں مسلمان کیوں لکھا ہے اور وہ جنہیں کیوں مسلمان کہتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

آپ نے (یعنی مرزا صاحب نے) اپنے منکروں کو ان کے ظاہری نام کی وجہ سے مسلمان لکھا ہے کیونکہ عرف عام کی وجہ سے جب ایک نام مشہور ہو جائے تو پھر خواہ حقیقت اس میں موجود نہ بھی رہے تو اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

دیکھا آپ نے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ کیوں مسلمان لکھا ہے اس لیے کہ جب یہ بات مشہور ہے کہ وہ مسلمان ہے اس لیے مرزا صاحب اور ان کے جانشینوں نے اس کے نام سے لکھا ہے مگر حقیقت میں یہ لوگ کافر جہنمی اور ہمارے دشمن ہیں۔ سو ہمارے اور ان کے درمیان اختلافات کی کچھ نوعیت آپ نے سن لی کہ قادیانیت اسلام سے علیحدہ ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور یہی بات ہم نام نہاد مفکروں، دانش وروں، اور سیاست دانوں کو سمجھانا چاہتے ہیں۔

(وما علینا الا البلاغ)

حافظ محمد اقبال صاحب کے بعد دارالعلوم بری کے نوجوان عالم مولانا محمد سلیم دھورات صاحب نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں انگلستان میں مقیم مسلمان نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا اور ہر ممکن تعاون کرنے کی اپیل کی۔ آپ نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض بھی (انگریزی میں) انجام دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حلقہ کینٹ بازار
شارع فیصل کراچی
کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے اعلان کیا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کینٹ بازار شارع فیصل (ڈرگ روڈ) کراچی نمبر ۸ قائم کر دی گئی ہے اور اس کا سرپرست جناب مولانا سید قمر صاحب خطیب بلال مسجد چیف آرگنائزر آصف غفور راجپوت امیر عبدالقیوم اعوان، ناظم عبدالناصر خان نائب ناظم عبدالناصر خان نائب ناظم نشر و اشاعت محمد عبدالملک اور محمد اقبال خازن فضل احمد ناظم تبلیغ سید طارق علی ناظمین نشر و اشاعت محمد عبدالملک اور محمد اقبال خازن فضل احمد مجلس مذکورہ کی مدد کے لئے ختم نبوت یوتھ فورس بھی تشکیل دی گئی ہے جس کا سربراہ سید میر نواز شاہ کو مقرر کیا گیا ہے مجلس کا ہیڈ کوارٹر بلال مسجد نزد ملٹری گیٹ شارع فیصل ہوگا۔

مردان کے مشہور قادیانیوں کا مولانا محمد یونس کے ہاتھ پر قبول اسلام

مرزا غلام احمد قادیانی زندیق اور اس کے جملہ پیروکار غیر مسلم دائرہ اسلام سے خارج

مردان (بذریعہ ڈاک) مجلس تحفظ ختم نبوت نوجوانان بگٹ کے امیر مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد یونس صاحب خطیب کے دست حق پرست پر مردان کے مشہور غیر مسلم قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندیقیت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اسلام قبول کرتے ہوئے مسلمانوں سے استقامت کی دعا کیلئے اپیل کی ہے۔ ۱۔ بشیر احمد معہ اہل و عیال

۲۔ نور محمد 〃 〃 〃

۳۔ عبدالرشید 〃 〃 〃

۴۔ نذیر احمد سنی الیکٹرک اسٹور راولپنڈی

نوٹ:۔ بشیر احمد نومسلم کے والد گوڑ گھوڑ ربوہ میں مرزائی غیر مسلموں کے مرزا واڑہ میں ان کے گرو ہیں اس موقع پر مسلمانوں نے نہایت پرجوش طریقہ سے ان سے معانقہ کرتے ہوئے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا

چوہدری عبدالحمید رحمانی کی قیادت میں مجلس تحفظ

ختم نبوت کے وفد کی اے سی ننکانہ سے ملاقات

مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے مجلس ہذا کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی صاحب کی قیادت میں اسسٹنٹ کمشنر ملک شوکت علی صاحب سے ملاقات کی وفد میں مجلس ہذا کے خازن محمد اکرم ناز صاحب، شیخ اشفاق احمد اعجاز بٹ ہمایوں اور مجلس ہذا کے صدر محمد متین خالد شامل تھے۔ وفد نے اپنی ملاقات میں اے۔سی۔ ننکانہ کو بتایا کہ عید الضحیٰ کے مبارک موقع پر قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ میں لاؤڈ اسپیکر پر تقریر کی اور خطبہ دیا۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ قادیانی اس سے پیشتر بھی جمعہ کے روز لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کرتے ہیں۔

اس طرح قادیانی ملک کی سیاسی صورت حال سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر شر انگیزیاں پھیلا رہے ہیں لہٰذا ان کے خلاف صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کا پرچہ درج کرکے لاؤڈ اسپیکر ضبط کیا جائے اور ان کی عبادت گاہ مرزائیہ کو سیل کیا جائے۔ جناب اے سی ننکانہ نے وفد کی گزارشات بڑی توجہ سے سنیں اور یقین دلایا کہ وہ قادیانیوں کی اس شر انگیزی کا سختی سے نوٹس لیں گے اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ آخر میں وفد کے اراکین نے جناب اے سی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

مردان بگٹ گنج میں مجلس کا قیام

مردان۔ مسلمانان علاقہ بگٹ گنج مردان کا عظیم اجتماع منعقد ہوا جس میں مرزائی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں کے تدارک کے لئے مجلس کا قیام کیا گیا اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ سرپرست اعلیٰ الحاج خان محمد یعقوب خان ایم این اے، امیر مولانا محمد یونس صاحب خطیب نائب امیر:۔ ڈاکٹر طارق محمود صاحب نائب امیر ڈاکٹر جناب شوکت علی خانؒ جنرل سکریٹری جناب ناصر جمیل سکریٹری جناب محمد سلیم ۔۔ خزانچی جناب مقصود خان۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★

مولانا قاری سعید احمد اسعد

جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لودھراں پر قاتلانہ حملہ

انتظامیہ اور تھانیدار مبینہ طور پر رشوت لیکر قادیانی مجرموں کو بچانا چاہتے ہیں؟

مولانا قاری سعید احمد صاحب کو ۱۶ اگست ۱۹۸۶ء ۹ بجے کے دن ایک خط موصول ہوا۔ جس میں انہیں ان سخت الفاظ میں دھمکی دی گئی۔ کہ عید الضحیٰ کی رات آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ سازش تیار کر لی گئی ہے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۱۶ اگست اور ۱۷ اگست ۱۹۸۶ء کی درمیانی شب تقریباً پونے دو بجے قاری سعید احمد اسعد صاحب کے مکان کو گھیرے میں لے کر اندھا دھند بندوقوں اور پستولوں سے فائرنگ شروع کر دی تھی جو وہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے بال بال بچ گئے۔ اور جوابی فائرنگ سے غنڈے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جس کے نتیجہ صبح بروز عید الضحیٰ کو تھانہ میں رپورٹ درج کرا دی گئی۔ اور خط پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ اس خط کی روشنی میں پولیس نے تین قادیانیوں کو حراست میں لے لیا۔ جنہوں نے تفتیش کے دوران خط اور فائرنگ کو تسلیم کر لیا ہے۔

مگر افسوس کہ پولیس ۲۱ یوم ملزمان کا ریمانڈ لینے کے باوجود اسلحہ برآمد نہ کر سکی۔ اور نہ ہی مزید ملزموں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئی۔ جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ انتظامیہ کسی دباؤ کے تحت عدم دلچسپی کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ بلکہ ایس۔ایچ۔او صاحب نے با اثر افراد کا نام بیچ بغیر دباؤ تسلیم کر لیا ہے۔ اور ملزمان قادیانیوں کی ضمانت کی ۲ ستمبر ۱۹۸۶ء مقرر کرا دی ہے۔ یہ سطور شائع ہونے تک ممکن ہے ان کی ضمانت ہو جائے کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ تھانیدار نے بھاری رشوت وصول کی ہے۔

دنیا اچھی نہیں لگتی

مگر تیری یاد کے ساتھ

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے ـــــ یا اللہ رات اچھی نہیں لگتی مگر تجھ سے راز و نیاز کے ساتھ اور دن اچھا معلوم نہیں ہوتا مگر تیری عبادت کے ساتھ اور دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ اور آخرت اچھی نہیں لگتی مگر تیری معافی کے ساتھ اور جنت میں لطف نہیں مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جرجانیؒ کو دیکھا کہ ستو پھانک رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ خشک ہی پھانک رہے ہو؟ کہنے لگے کہ میں نے روٹی چبانے اور پھانکنے کا جب حساب لگایا تو چبانے میں اتنا وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ اس میں آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے اس لیے میں نے چالیس برس سے روٹی کھانی چھوڑ دی ستو پھانک کر گذارا کرتا ہوں۔

صدائے ختم نبوت

این پی پی کی سیاسی موت کے لیے حنیف رامے کا وجود ہی کافی ہے!

گذشتہ ہفتے پاکستان پیپلز پارٹی کی کوکھ سے ایک نئی پارٹی نیشنل پیپلز پارٹی نے جنم لیا ہے جس کے سربراہ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ جناب غلام مصطفےٰ جتوئی ہیں۔ پاکستان میں شروع دن سے یہ ریت چلی آرہی ہے کہ ایک پارٹی کچھ عرصہ اقتدار پر رہی تو اس سے ناراض عناصر نے ایک نئی پارٹی کو جنم دیدیا شروع میں ایک مسلم لیگ تھی جب وہ اقتدار پر آئی تو اس نے قیوم مسلم لیگ، پاکستان مسلم لیگ، کونسل مسلم لیگ، کنونشن مسلم لیگ، عوامی مسلم لیگ، جناح مسلم لیگ، مسلم لیگ پگاڑا گروپ مسلم لیگ خواجہ خیرالدین گروپ مسلم لیگ چٹھہ گروپ مسلم لیگ دولتانہ گروپ، مسلم لیگ ایوب خان گروپ، مسلم لیگ جونیجو گروپ اور پھر مسلم لیگ ہی کی کوکھ سے پیپلز پارٹی نے جنم لیا جس سے پہلے رامے کی مساوات پارٹی پیدا ہوئی اور اب اس کے ملتے جلتے نام سے ایک نئی پارٹی جنم لے چکی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پارٹی ناراض عناصر نے قائم کی ہے ناراض عناصر میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کا جناب بھٹو صاحب سے اختلاف تھا اور وہ عناصر بھی پیش پیش ہیں جو ان کی صاحبزادی بے نظیر بھٹو کے سیاست یا طریقہ کار سے اختلاف رکھتے ہیں۔

یہ خالصتاً ان کا ماں اور بیٹی کا اختلاف ہے کیونکہ پیپلز پارٹی ماں ہے تو نیشنل پیپلز پارٹی اس کی بیٹی ہے۔ ہمیں ان کے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہے تاہم یہ بات پاکستان کا ہر باشندہ سوچتا ہے کہ حنیف رامے اور غلام مصطفےٰ کھر کیسے اکٹھے ہوگئے جبکہ ان کے اختلافات اقتدار کے دوران ہی اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ حنیف رامے کی کسی روش پر کھر صاحب نے ان کو مبینہ طور پر ایک تھپڑ رسید کر دیا تھا جس سے رامے صاحب کی ساری خود ساختہ دانشوری اور مفکری کرکری ہوگئی تھی۔ آج وہی رامے اور کھر ہیں جو ہم نوالہ و ہم پیالہ ہو چکے ہیں۔ ممکن بلکہ عین ممکن ہے کہ یہ ہوس اقتدار کی کرشمہ سازی ہو اور یا پھر یہ اتحاد قادیانیوں نے کرایا ہو کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ کھر صاحب کا ایک وکیل قادیانی ہے بہرحال یہ اتحاد عوام کو ایک اچنبھا سا محسوس ہوتا ہے۔

چونکہ رامے صاحب آزاد ہیں اور کھر صاحب قید ہیں۔ اس لئے صحیح صورت حال اسی وقت واضح ہوتی جب کھر صاحب بھی آزاد ہوتے۔ البتہ ہمیں رامے صاحب کے اپنی ایک رکنی جماعت کو ختم کر کے نئی پارٹی میں شامل ہونے سے دال میں کچھ کالا کالا نظر آتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ رامے صاحب مسٹر غلام احمد پرویز کے حامی ہیں جو منکر حدیث اور پکے کافر تھے، دوسرے انہوں نے رنجیت سنگھ، مرزا قادیانی اور کچھ دوسرے غیر مسلم راہنماؤں کو پنجاب کا ہیرو قرار دیا۔ تیسرے انہوں نے پنجابی ازم کا بے سرا راگ الاپا۔ چوتھے وہ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو ظالم اور قادیانیوں کو (جو مغربی سامراج کی سرپرستی کی وجہ سے خود ظالم ہیں) مظلوم بنا کر پیش کیا۔ ان نظریات کے ہوتے ہوئے ان کا اپنی پارٹی کو ختم کر کے نئی پارٹی میں شامل ہونا ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب کچھ قادیانی کی رائل فیملی کے پیشوا مرزا طاہر کی ہدایت پر ہوا ہے۔

رامے صاحب لندن میں رہ کر آئے ہیں بعد میں اسلم قریشی کیس میں گرفتاری سے بچنے کیلئے مرزا طاہر بھی بھاگ کر وہاں پہنچ گئے۔ کچھ عرصہ پہلے ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت میں "حنیف رامے مرزا طاہر لندن پیکٹ" اور اس کے نتیجہ میں تیار کئے جانے والے لندن پلان کا انکشاف کیا تھا۔ ممکن ہے لندن پلان

میں نئی جماعت کی تشکیل کا بھی منصوبہ ہو۔ ان کی نئی پارٹی میں جو لوگ سامنے آئے ہیں ان میں زیادہ تر لادین، کمیونسٹ، مرزائی یا مرزائی نواز ہیں۔ پارٹی کے سربراہ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی بھی مرزائیوں اور قادیانیوں کی حمایت میں بیان دے چکے ہیں۔ دوسری طرف پارٹی کی تشکیل کے بعد وہ بڑے دعوے کے ساتھ یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ این پی پی کو اقتدار میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ جس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ قادیانیوں اور مرزا طاہر کے واسطے سے اوپر کی لائن مل چکی ہے اور مغربی استعمار نے اقتدار ملنے کی یقین دہانی کرا دی ہے۔ بہر حال معاملہ خواہ کچھ بھی ہو اس نئی جماعت سے خیر کی توقع ہرگز

باقی صفحہ ۲۹

لیجیئے! بلی تھیلے سے باہر آ گئی

روزنامہ جنگ لاہور کے مطابق قادیانی ٹولہ اپنی علیحدہ مملکت قادیانستان کے قیام کے لئے بھارتی حکومت سے امداد کی درخواست کرے گا خبر کا مکمل متن یہ ہے:۔

نئی دہلی (جنگ فارن ڈیسک) بمبئی میں قادیانی ہیڈ کوارٹرز کے دعوے مطابق پاکستان میں اب تک ۱۵ ہزار قادیانی مارے جا چکے ہیں اور ان کی تقریباً ایک ارب روپے مالیت کی جائیداد لوٹی اور تباہ کی جا چکی ہے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹوں میں بھی ان مظالم پر تشویش کا اظہار کیا جا چکا ہے یہ بات یہاں شائع ہونے والے ایک جریدے میں کہی گئی ہے جریدے نے لکھا ہے کہ قادیانی اس تجویز پر بھی غور کر رہے ہیں کہ اگر بھارت قادیانیوں کی مدد کرے تو وہ اپنے علیحدہ وطن قادیانستان کا مطالبہ کرنے کے لئے تیار ہیں جریدے کے مطابق دنیا بھر میں ڈیڑھ کروڑ قادیانی ہیں جبکہ پاکستان میں یہ تعداد ۴۵ لاکھ ہے۔" (جنگ لاہور ۱۳ اگست ۱۹۸۶)

اس بات میں اب کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہ گئی کہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں اور اس خبر سے ان کا مافی الضمیر کھل کر سامنے آگیا ہے اور وہ بالکل اس مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں اسرائیل کے قیام سے پہلے یہودی تھے۔

ہم اس کا مکمل جائزہ تو آئندہ کسی اشاعت میں لیں گے تاہم یہ بات بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما عرصے سے حکومت کو متوجہ کر رہے ہیں کہ قادیانی پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہیں اور وطن عزیز پاکستان میں اندرونی طور پر جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان میں بالواسطہ یا بلا واسطہ قادیانی ملوث ہیں ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر کسی سیاسی راہنما کی طرف سے اس کے کسی اخباری بیان میں قوم پرستی یا صوبائی عصبیت کا اظہار ہوتا ہے تو حکومت اور اخبارات پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے گذشتہ دنوں اپنی روس یاترا کے دوران کوئی بیان دیا اس پر سرکاری حلقے اور اخبارات اب تک لے دے کر رہے ہیں۔ لے دے ضرور کیجئے بلکہ ایسے راہنماؤں کا انصاف کو مد نظر

باقی صفحہ ۲۶ پر

امریکن طیارے کا اغوا! کیا ہم نے پہلے ہی خبردار نہیں کر دیا تھا

طیاروں اور ہوائی اڈوں کے تحفظ کی ذمہ داری سیکورٹی سٹاپ کی ہے لیکن سیکورٹی سٹاپ کے اعلیٰ افسران اور نچلے عملے میں اس وقت متعدد قادیانی تعینات ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے صفحات گواہ ہیں کہ ہم نے متعدد ایسے افسران کے نام تک شائع کر دیئے تھے اور بتایا تھا کہ یہ کسی وقت بھی ڈرامہ یا دھماکہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے وہ خدشات ۵ ستمبر کو کراچی ایئر پورٹ پر ایک امریکن طیارے پر ہائی جیکروں کے قبضے اور اس کے بعد سو کے قریب مسافروں کے ہلاک و زخمی ہونے کے واقعہ نے درست ثابت کر دیے ہمارا سو فی صد یقین ہے کہ اس میں قادیانی سازش کارفرما ہے تاہم چونکہ ان کے ہاتھ بڑے لمبے ہیں وہ بے گناہ مسلمانوں کو اس میں ملوث کر کے خود کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بہر حال اس واقعہ کے بعد اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں رہ جاتی کہ قادیانیوں کو اہم اور حساس عہدوں پر تعینات رکھا جائے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

حضرت ابوہریرہؓ بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا نہ کسی کے دل پر ان کا وسوسہ گذرا، روض الریاحین وغیرہ میں سیکڑوں ایسے واقعات ایسے لوگوں کے مذکور ہیں جو ساری رات مولا کی یاد میں رو رو کر گذار دیتے تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا چالیس سال تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا ایسی معروف چیز ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں اور ماہ مبارک میں دو قرآن شریف روزانہ ایک دن کا ایک رات کا ختم کرنا بھی معروف ہے حضرت عثمانؓ کا ساری رات جاگنا اور ایک رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھ لینا بھی مشہور واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ بسا اوقات عشاء کی نماز پڑھ کر گھر میں تشریف لے جاتے اور گھر جا کر نماز شروع کر دیتے اور نماز پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے۔ حضرت تمیم داریؓ مشہور صحابی ہیں، ایک رکعت میں تمام قرآن شریف پڑھنا اور کبھی ایک ہی آیت کو صبح تک بار بار پڑھتے رہنا ان کا معمول تھا۔ حضرت شداد بن اوسؓ سونے کے لئے لیٹتے اور ادھر ادھر کروٹیں بدل کر یہ کہہ کر کھڑے ہو جاتے کہ یا اللہ جہنم کے خوف نے میری نیند اڑا دی۔ اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ حضرت عمیرؓ ایک ہزار رکعت نفل اور لاکھ مرتبہ تسبیح روزانہ پڑھتے۔

حضرت اویسؓ قرنی مشہور تابعی ہیں حضورؐ نے بھی ان کی تعریف فرمائی اور ان سے دعا کرانے کی لوگوں کو ترغیب دی۔ کسی رات فرماتے کہ آج کی رات رکوع کرنے کی ہے اور ساری رات رکوع میں گذار دیتے۔ کسی رات فرماتے کہ آج کی رات سجدہ کی ہے اور ساری رات سجدہ میں گذار دیتے (اقامۃ الحجۃ) غرض ان حضرات کے واقعات رات بھر مالک کی یاد میں محبوب کی تڑپ میں گذار دینے کے اتنے کثیر ہیں کہ ان کا احاطہ ناممکن ہے۔ یہی حضرات حقیقتاً اس شعر کے مصداق تھے ؎

ہمارا کام ہے راتوں کو رونا یادِ دلبر میں
ہماری نیند ہے محوِ خیالِ یار ہو جانا

کاش حق تعالیٰ شانہٗ ان حضرات کے جذبات کا ذرا سا سایہ اس ناپاک پر بھی ڈال دیتا۔

(۲) قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر لہ ۔ وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ ۔ وھو خیر الرٰزقین ۔ (سورہ سبا رکوع۵)

آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے روزی کی وسعت عطا کرتا ہے اور جس کو چاہے روزی کی تنگی دیتا ہے اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

ف:۔ یعنی تنگی اور فراخی اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ہے۔ تمہارے خرچ کو روکنے سے وسعت نہیں ہوتی اور زیادہ خرچ کرنے سے تنگی نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ کے راستہ میں جو خرچ کیا جائے اس کا بدلہ آخرت میں تو ملتا ہی ہے دنیا میں بھی اکثر اس کا بدل ملتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے اللہ جل شانہٗ کا یہ ارشاد نقل کیا میرے بندو میں نے تمہیں اپنے فضل سے عطا کیا اور تم سے قرض مانگا۔ پس جو شخص مجھے اپنی خوشی اور رضا و رغبت سے دے گا میں اس کا بدل دنیا میں جلدی دوں گا اور آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھوں گا اور جو خوشی سے نہ دے گا بلکہ اس سے میں اپنی دی ہوئی چیز جبراً واپس لے لوں گا اور وہ اس پر صبر کرے گا اور ثواب کی امید رکھے گا اس کے لئے میں اپنی رحمت واجب کر دوں گا اور اس کو ہدایت یافتہ لوگوں میں لکھوں گا اور اس کے لئے اپنے دیدار کو مباح کر دوں گا۔

کس قدر حق تعالیٰ شانہٗ کا احسان ہے کہ اپنی خوشی سے نہ دینے کی صورت میں بھی اگر زبردستی جبر سے لئے جانے میں صبر کرے تو اس کے لئے بھی اجر فرما دیا حالانکہ جب وہ حق تعالیٰ شانہٗ کی عطا کی ہوئی چیز خوشی سے واپس نہیں کرتا جبراً اس سے لی جاتی ہے تو پھر اجر کا کیا مطلب لیکن حق تعالیٰ شانہٗ کے احسانات کا کوئی شمار ہو سکتا ہے۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کے بارے میں فرمایا کہ تم جو کچھ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو بغیر اسراف کے اور بغیر کنجوسی کے وہ سب اللہ کے راستہ میں ہے۔ حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی جو کچھ شرعی نفقہ میں خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کا بدل ہے بجز اس کے جو تعمیر میں خرچ کیا ہو یا معصیت میں۔ حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

احسان صدقہ ہے اور جو کچھ آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی آبرو کی حفاظت میں خرچ کرے وہ صدقہ ہے اور مسلمان جو کچھ (شریعت کے موافق) خرچ کرتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کے بدل کے ذمہ دار ہیں مگر وہ خرچ جو گناہ میں ہو یا تعمیر میں۔ حکیم ترمذیؒ نے حضرت زبیرؓ سے ایک مفصل قصہ نقل کیا جو احادیث کے ذیل میں ۲۱ پر مفصل آرہا ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں اس کو حکیم ترمذیؒ کی روایت سے مفصل نقل کیا ہے لیکن خود انہوں نے لآلی المصنوعۃ میں اس کو بہت مختصر طور پر ابن عدی کی روایات سے موضوعات میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ روزانہ صبح کو دو فرشتے حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کرتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ دوسرا عرض کرتا ہے اے اللہ! روک کے رکھنے والے کے مال کو ہلاک کر۔ احادیث کے ذیل میں یہ حدیث ۲۲ پر آرہی ہے اور تجربہ میں بھی اکثر آیا ہے کہ جو حضرات سخاوت کرتے ہیں اللہ جل شانہٗ کے دربار سے فتوحات کا دروازہ ان کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے، اور جو لوگ کنجوسی سے جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اکثر کوئی سماوی آفت، بیماری، مقدمہ، چوری وغیرہ ایسی چیز پیش آجاتی ہے جس سے برسوں کا اندوختہ دنوں میں ضائع ہوجاتا ہے اور اگر کسی کے دوسرے نیک اعمال کی برکت سے اور اس کی نیک نیتی سے اس پر کوئی ایسا خرچ نہیں پڑتا تو نالائق اولاد باپ کے اندوختہ کو جو اس کی عمر بھر کی کمائی تھی مہینوں میں برابر کر دیتی ہے۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر اور گن گن کر مت رکھ اللہ جل شانہٗ تجھ سے بھی جمع کر کے رکھنے لگے گا۔ عطا کر جتنا تجھ سے ہو سکے۔ (مشکوٰۃ بروایۃ الشیخین)

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلالؓ کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس ——— ایک ڈھیری کھجوروں کی رکھی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آئندہ کی ضرورت کے لئے رکھ لیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اس کا دھواں جہنم کی آگ میں دیکھو، بلال خوب خرچ کرو اور عرش کے مالک سے کمی کا خوف نہ کرو (مشکوٰۃ) یہاں ضرورت کے درجہ میں بھی آئندہ کے لئے ذخیرہ رکھنے پر عتاب ہے اور جہنم کا دھواں دیکھنے کی وعید ہے۔ حضرت بلالؓ کے شایان شان یہی چیز تھی اس لئے کہ یہ ان عالی مرتبہ لوگوں میں سے ہیں جن کے لئے حضورؐ اس کو گوارا نہ فرما سکتے تھے کہ ان کو کل کا فکر ہو اور ان کو اپنے مالک پر اس کا پورا وثوق نہ ہو کہ جس نے آج دیا وہ کل کو بھی دے گا۔ ہر شخص کی ایک شان اور اس کا ایک مرتبہ ہوا کرتا ہے، حسنات الابرار سیات المقربین مشہور مقولہ ہے کہ عامی لوگ نیکوں کے لئے جو چیزیں نیکیاں ہیں، مقرب لوگوں کی شان میں وہ بھی کوتاہیاں شمار ہو جاتی ہیں، بہت سے واقعات اس کی نظیریں ہیں۔ بہرحال مال رکھنے کے واسطے ہرگز نہیں، جمع کرنے کی چیز بالکل نہیں ہے یہ صرف خرچ کرنے کے واسطے پیدا ہوا ہے۔ اپنی ذات پر کم سے کم اور دوسروں پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا اس کا فائدہ ہے، لیکن یہ بات نہایت ہی اہم اور ضروری ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے یہاں سارا مدار نیت ہی پر ہے۔ انما الاعمال بالنیات مشہور حدیث ہے کہ اعمال کا مدار نیت ہی پر ہے۔ جہاں نیک نیتی ہو محض اللہ کے واسطے خرچ کرتا ہو، چاہے اپنے نفس پر ہو چاہے اہل و عیال پر چاہے اقربا پر، چاہے اغیار پر، وہ برکات اور ثمرات وغیرہ لائے بغیر نہیں رہ سکتا اور جہاں بدنیتی ہو، شہرت اور عزت مقصود ہو، نیک نامی اور دوسری اغراض مل گئی ہوں وہاں نیکی برباد گناہ لازم ہوجاتا ہے وہاں برکت کا سوال ہی نہیں رہتا۔

(۲۱) ان الّذین یتلون کتب اللّٰہ واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سرا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور ۝ لیوفیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ انہ غفور شکور ۝ (سورۃ فاطر۔ رکوع ۴)

جو لوگ قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں گھاٹا نہیں ہے اور یہ اس لئے تاکہ حق تعالیٰ شانہٗ ان کو ان کے اعمال کی اجرتیں بھی پوری پوری عطا کرے اور اس کے علاوہ فضل سے (بطور انعام کے) اور زیادہ عطا کرے، بیشک وہ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔ ف: حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ایسی تجارت سے جس میں گھاٹا نہیں" جنت مراد ہے جو نہ کبھی برباد ہوگی، نہ خراب ہوگی۔ اور اپنے "فضل سے زیادتی" سے مراد وہ ہے جس کو (قرآن پاک میں) ولدینا مزید ۝ سے تعبیر کیا ہے۔ (درمنثور) یہ آیت جس کی طرف حضرت نے اشارہ کیا اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے لھم مایشاؤن فیھا ولدینا مزید ۝ ان (جنت والوں) کے لئے جنت میں ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کی یہ خواہش کریں گے اور (ان کی چاہی ہوئی چیزوں کے علاوہ) ہمارے پاس

باقی صفحہ ۲۶ پر

نماز کی اہمیت اکابر کی نظر میں

(ادارہ)

دنیا میں نماز کا رتبہ۔ آخرت میں رویت کے رتبہ کی طرح ہے۔ دنیا میں نہایت قُرب نماز میں ہے اور آخرت میں نہایت قرب رویت کے وقت۔ اور جان لیں کہ باقی تمام عبادات نماز کے لئے وسیلہ ہیں، اور نماز اصلی مقصد ہے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

سب عبادتوں سے جامع اور سب طاقتوں سے زیادہ مقرب نماز کا ادا کرنا ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

نماز عبادات کی جامع اور تمام طاعتوں پر حاوی ہے۔ جو دیدار کی دولت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات حاصل ہوئی اس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے۔ (حضرت شاہ غلام علی دہلوی ۱۱۵۸ھ)

جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو ظاہری وضو کرتا ہوں اور باطنی وضو کرتا ہوں۔ ظاہری وضو پانی سے اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں۔

(حضرت حاتم اصمؒ)

نماز کی اصل روح خشوع و خضوع ہے۔ اور تمام نماز میں حضوری قلب ہو۔ نماز باروح وہی ہے جس میں اول سے آخر تک دل حاضر رہے۔ اور جس نماز میں سوائے پہلی تکبیر کے دل حاضر نہ ہو اس میں سوائے ایک رمق روح کے زیادہ نہیں ہوتا اور اس کی مثال اس شخص کی ہے جو صرف ایک ہی دم کا مسلمان ہے۔

(حضرت امام غزالیؒ ۵۰۵ھ)

نماز حقیقی۔ دلوں کو اغیار کے میل کچیل سے پاک کرنے والی اور پوشیدہ اسرار کا دروازہ کھولنے والی ہے نماز سرگوشی کا محل اور محبت و اخلاص کی جگہ ہے۔

(حضرت شیخ ابن عطاء اسکندریؒ)

درویش اگر پانچ وقت کی نماز باجماعت میں مداومت نہ کرے تو اس کا کچھ اعتبار نہ کرو۔

(حضرت ابو الحسن شاذلیؒ وفات ۶۵۶ھ)

اگر صرف دو ہی آدمی ہوں جب بھی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے۔ (حضرت نظام الدین اولیاءؒ)

نماز میں اگر الفاظ (اور معانی) کی طرف خیال جمائے تو وساوس بند ہو جاتے ہیں۔

(حضرت ابو الحسن شاذلیؒ)

جو کوئی نماز نہ پڑھے گا وہ شخص کتنے ہی عبادات اور نیکی اور خیرات اور عمل صالح کرے گا اس کا نفس کبھی نہ ہٹے گا۔ (حضرت مولانا کرامت علی جونپوریؒ ۱۲۹۰ھ)

نماز مومنوں کی معراج ہے کہ اس کے سبب سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مکان میں پہنچ جاتا ہے اور نماز اللہ تعالیٰ کے دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہے اور نماز میں اس کے دیدار کی بو آتی ہے۔ اور یہ بات کسی عبادت میں حاصل نہیں۔ (" " ")

منزل گاہ عزت سے قریب نہیں ہو سکتا مگر نماز میں کیونکہ نماز مومن کی معراج ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ الصلوٰۃ معراج المومنین۔ پس نماز ہی سے تمام مقاموں میں قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور نماز ہی حق اول یعنی خدا سے ملا دیتی ہے۔

(حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

اے درویش! اگر تو نے اپنے آپ کو حقوق نماز سے بری الذمہ کر لیا تو بڑا کام کیا ورنہ ساری عمر غفلت میں کھوئی اور سب کچھ ضائع کیا۔ (" ")

نماز کا کشف بہت صحیح ہوتا ہے اس لئے کہ نماز معراج المومنین ہے اس میں حضوری حق ہوتی ہے۔ عین دربار خداوندی سے جو کشف ہو گا وہ ضرور موافق نفس الامر کے ہو گا۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

ایک حکایت

ایک کافر بادشاہ کا قصہ لکھا ہے کہ نہایت متعصب تھا اتفاق سے مسلمانوں کی ایک لڑائی میں گرفتار ہو گیا چونکہ مسلمانوں کو اس سے تکلیفیں بہت پہنچی تھیں۔ اس لیے انتقام کا جوش ان میں بھی بہت تھا۔ اس کو ایک دیگ میں ڈال کر آگ پر رکھ دیا۔ اس نے اول بتوں کو پکارنا شروع کر دیا اور مدد چاہی۔ جب کچھ نہ بن پڑا تو وہیں مسلمان ہوا اور لا الہ الا اللہ کا ورد شروع کیا لگاتار پڑھ رہا تھا اور ایسی حالت میں جس میں خلوص اور جوش سے پڑھا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے فوراً اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے مدد ہوئی اور اس زور سے بارش ہوئی کہ وہ ساری آگ بھی بجھ گئی اور دیگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اس کے بعد زور سے آندھی چلی جس سے وہ دیگ اڑی اور دور کسی شہر میں جہاں سب ہی کافر تھے جا گری یہ شخص لگاتار کلمہ طیبہ پڑھ رہا تھا لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور عجوبہ دیکھ کر متحیر تھے۔ اس سے حال دریافت کیا اس نے اپنی سرگزشت سنائی جس سے وہ لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

اسلام اور آداب معاشرت

حکیم محمد سعید صاحب دھلوی

اسلام ایک مکمل دستور حیات اور ضابطہ زندگی ہے، وہ صرف پوجا پاٹ یا رسمی عبادات کا مذہب نہیں ہے بلکہ وہ انسان کی زندگی کے ہر شعبے، ہر پہلو اور ہر گوشے کے لئے ہدایت و رہنمائی مہیا کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ انسانی زندگی کا ہر گوشہ اس کے اصولوں کی روشنی سے منور ہو۔ مسلمان ہونے کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ فرائض و واجبات و سنن کو ادا کرنے کے بعد انسان آزاد ہے کہ وہ اپنی عملی زندگی میں جو چاہے کرے اور جن اصولوں کو چاہے اپنائے اس کی مذہبیت میں فرق نہیں آئے گا اور وہ عبادات کی چند رسوم پورا کرنے کے بعد اپنی دنیاوی زندگی میں دین کی پابندی سے بے نیاز ہے، ہمارا دین مسجد تک محدود نہیں ہے بلکہ اسلام انسان کی پوری زندگی کو عبادت قرار دیتا ہے اور انسان کی زندگی کا مقصد ہی عبادت قرار دیا ہے:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

اور نہیں پیدا کیا ہم نے انسان کو سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کرے

پوری زندگی کو عبادت قرار دینے ہی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عبادت چند رسموں تک محدود نہیں رکھی گئی ہے بلکہ انسان کے ہر اس فعل کو عبادت قرار دیا گیا ہے جو احکام خداوندی اور شریعت محمدی کے مطابق ہو۔ آپ کا ہر وہ کام عبادت ہے جو آپ تسلیم و رضا کے جذبے کے ساتھ خدا کی مقرر کردہ حدود کے اندر اور خلق خدا کے فائدے کے لئے انجام دیں۔ مسلمان کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا، ملنا جلنا، لڑنا جھگڑنا، کھانا پینا، کمانا اور بیوی بچوں کے ساتھ رہنا، دوستوں اور عزیزوں کی خدمت کرنا سب کچھ عبادت ہے اگر وہ اسلام کے خلاف نہیں ہے۔

انسانی زندگی کے لئے معاشرے کا وجود ناگزیر ہے۔ معاشرہ ہی اس کو قرار و قیام اور بقا و دوام بخشتا ہے۔ اس کے بغیر وہ نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ مکارم اخلاق کی تکمیل کر سکتا ہے۔ رہبانیت کو اس لئے ہمارے آقا نے اسلام کے خلاف قرار دیا ہے۔ زندگی اور معاشرہ سے گریز کو پسندیدہ رجحان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلام کا منشا یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر انسان نیک رہے۔ دنیا سے کنارہ کش ہو جانا مشکل نہیں لیکن اس دنیا کو ... کمال تو نہیں ہے، لطف تو جب ہے کہ انسان دنیا میں رہے اور دنیا کی آلائشوں سے اس کا دامن پاک رہے۔ کانٹوں کے درمیان سے گزرے مگر آپ کا دامن الجھنے نہ پائے تو بات ہے۔

اسلام کی ان تعلیمات کی روشنی میں غور فرمائیے کہ جب وہ زندگی کے معاشرتی ڈھانچے سے انسان کو جدا کرنا نہیں چاہتا تو پھر اس نے معاشرتی زندگی کے آداب و اصول بھی ضرور دیے ہوں گے۔ زندگی کا کون سا میدان ایسا ہے جس کو اسلام نے رہنمائی کے بغیر چھوڑا ہو۔ اسلام نے ہر شعبہ حیات کے لئے ہمیں رہنما اصول دیے ہیں۔ تفصیلات میں اس نے ہمیں آزادی دی ہے مثلاً اس نے ہمیں اس کا پابند نہیں کیا ہے کہ ہم اپنی روزی کے حصول کے لئے ملازمت کا ذریعہ اختیار کریں یا تجارت کو ذریعہ یا صنعت کا وسیلہ۔ اسلام نے حرام و حلال کے حدود بتا دیے ہیں۔ اس نے ہمیں بتا دیا ہے کہ ان حدود کو توڑ کر جو تمہیں بظاہر فائدے نظر آئیں لیکن بالآخر وہ تمہاری اپنی زندگی کے لئے بھی تباہ کن ہوں گے اور تمہارے معاشرے کے بقا کے لئے مضر ثابت ہوں گے۔

اسلام نے جن آداب معاشرت کو ملحوظ رکھا ہے وہ ایک ایسے متوازن خوش حال اور بہتر و برتر معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں جو انسان کی دینی و دنیوی، انفرادی و اجتماعی فلاح و نجات کا ضامن ہے۔

انسان کو اپنی زندگی میں بہت سے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، ان لوگوں سے اچھا برتاؤ کرنا، ان کے درمیان سکون و عافیت کے ساتھ رہنا، ان کے حقوق ادا کرنا، ان کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھنا، ان کے لئے راحت و مسرت کا سبب بننا اسلامی معاشرت کے آداب میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

ایک سچا اور اچھا مسلمان اپنے والدین سے بدسلوکی نہیں کر سکتا، بیوی بچوں کی کفالت سے منہ نہیں موڑ سکتا، ملازم سے آقایانہ برتاؤ نہیں کر سکتا۔ سائل اور مسکین کو جھڑک نہیں سکتا، پڑوسی کے دکھ درد سے غافل نہیں رہ سکتا، وہ اگر بچوں کے پاس سے گزرے تو اس کے چہرے پر تبسم اور باتوں میں مٹھاس ہونی چاہئے۔ اس کو سلام میں پیش قدمی کرنی چاہئے۔ قرض دار کو مہلت دینی، لاچار کی مدد کرنی، یتیموں، بیواؤں اور آفت زدہ والوں کی خبرگیری کرنی چاہئے۔

اسلامی آداب معاشرت کی رو سے کسی کی غیبت نہیں کی جا سکتی۔ کسی کے خلاف بدگوئی کا ارتکاب نہیں کیا جا سکتا، چغل خوری سے اجتناب لازمی ہے۔ دشمن بھی اگر نادم و شرمسار نظر آئے تو اس کی پچھلی زیادتیوں کو فراموش کر دینا ضروری ہے۔

کاروبار اور تجارت میں امانت اور دیانت کو اساسی حیثیت حاصل ہے۔ ناپ تول میں کسی طرح کا ہیر پھیر نہیں کیا جا سکتا۔ بیوی کے حقوق ادا کرنا، اولاد کے ساتھ یکساں شفقت کا برتاؤ، خستہ حال اور پریشان روزگار رشتے داروں، پڑوسیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مراعات برتنا اسلامی آداب معاشرت کے خاص اجزا ہیں۔

غرض اسلام ہمیں ایسے آداب معاشرت دیتا ہے اور ان کی پابندی پر اس طرح زور دیتا ہے کہ اگر واقعی ان کی تعمیل کی جائے تو دنیا ایک بار پھر ایک ایسا فلاحی معاشرہ دیکھ سکتی ہے کہ جس کا ذکر اسلامی تاریخ کے اوراق میں ملتا ہے مگر جس کی جھلک ہمارے موجودہ معاشرے میں کہیں نظر نہیں آتی۔

اسلامی آداب معاشرت کی تعمیل و تکمیل کے لئے جہاں انفرادی کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اجتماعی طور پر بھی انہیں رو بہ عمل لانے کی سعی و جہد ہونی چاہئے۔

کینیڈا کا دورہ مکمل

وفد ڈنمارک پہنچ گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے کینیڈا کا دورہ مکمل کر لیا ہے یہ دورہ تقریباً ۲۶ دن رہا اس دوران کینیڈا کے ہر بڑے شہر میں پروگرام منعقد ہوئے ۲۲ اگست کو ٹورنٹو اور ۳۱ اگست کو ایڈمنٹن شہر میں "عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہوئیں اب ڈنمارک کا تبلیغی دورہ ہوگا۔ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ۲۲ ستمبر کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جسمیں مولانا محمد ضیاء القاسمی مولانا اللہ وسایا، عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا عبدالحفیظ مکی کے علاوہ متحدہ عرب امارات سے مولانا خلیل احمد ہزاروی اور کراچی سے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر بھی شریک ہو رہے ہیں۔ یہ دونوں حضرات ڈنمارک پہنچ چکے ہیں۔

قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی

کی توہین پر ۱۰ سال قید

اور دس ہزار روپیہ جرمانہ

مولانا نور الحق صاحب پشاور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ادریس قادیانی کو کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کی توہین کے سلسلہ میں خداداد خان مجسٹریٹ پشاور نے ۱۰ سال قید اور دس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنادی ہے۔

عوام کو یہ بتائیے کہ

تین طلاق

ایک ساتھ دینا حرام اور گناہ کی بات اور رسول خدا کو ناراض کرنا ہے

طلاق بری چیز ہے اور ایک ساتھ تین طلاق دینا تو حرام ہے اور گناہ۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق ایک مرتبہ نہیں بلکہ متعدد دفعہ اور وقفوں سے دی جانی چاہیے۔ (سورۃ بقرہ)

حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دیدی ہیں۔ تو آپ غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میرے رہتے ہوئے اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جائے گا۔ یعنی ایک ساتھ تین طلاق دینا اللہ کی کتاب کا مذاق اڑانا ہے۔ (نسائی)

ایک شخص نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے والد نے بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیدی ہیں۔ جواب میں ارشاد ہوا کہ بیوی تین طلاقوں سے بائنہ ہو گئی اور نو سو ستانوے طلاقوں کا گناہ تمہارے باپ کی گردن پر رہا۔

امام طحاویؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے آکر کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالی ہیں حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی اور گناہ کا کام کیا اور شیطان کی پیروی کی۔

علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ سیدنا عمرؓ کے پاس جب کوئی شخص تین طلاق دے کر آتا تو اسے پیٹتے اور اس کی طلاق کو نافذ کر دیتے۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیدی ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ تین طلاقوں کے بعد تجھ سے آزاد ہو گئی اور ستانوے طلاقوں کے ذریعے تو نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔ (موطا امام مالکؒ)

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینا شیطانی کام ہے اس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔

مسلمانو! بات بات پر طلاق نہ دیا کرو۔ ملت اسلامیہ کو شرمندگی اور ذلت سے بچاؤ تاکہ کل قیامت میں تمکو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

پی آئی اے کی قادیانیت نوازی

سینیٹ میں مرزائی لندن کانفرنس کا تعاقب!

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا

مرزا طاہر کی ہرزہ سرائی

قادیانیت ملت کا ناسور اور بقول جناب شورش مرحوم عجم کا اسرائیل ہے۔ علماء کی مساعی، امت کے اتفاق اور ملت کی وحدت اور اہل اسلام کی زبردست قربانی کے صدقے باری تعالیٰ نے پاکستان میں ان کی قانونی حیثیت غیر مسلم بنا دی ہے اسلامی تعلیمات کی رو سے اسلام چھوڑ کر قادیانیت قبول کرنے والا، دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔

قادیانیت، یہودی لابی کا کھلونا، انگریز کا جاسوس اور ملت اسلامیہ کا ناسور ہے، اس کا ہر قدم، اسلام کے خلاف، اس کا ہر سفر، قرآن سے بغاوت اور ان کی ہر تدبیر شیطنت کی تزویر ہے۔

مگر عجیب بات ہے کہ یہ حقیقتیں ہی ہیں حکومت بھی جانتی ہے اور رعایا بھی، مگر اس کے باوجود قادیانیت کو ملک کے خلاف دشمن سے ساز باز اور تبلیغ کے عنوان سے تخریب کی کھلی اجازت اور سرکاری مراعات اور بھی دی جاتی ہیں ـــ اس بات کا علم تب ہوا اور ملک و ملت کے افراد کے لئے یہ بات غم و غصہ کا ذریعہ بن گئی جب سینیٹ میں حال ہی میں مرزائیوں کے تخریبی کردار اور ملک دشمنی منصوبہ بندی کے راز سربستہ کھلنے لگے اور حکومت کے بعض کارندوں کی مرزائیت نوازی طشت از بام ہو کر عوام کے سامنے آگئی۔

۔ ۱۰ جولائی کی سینیٹ سیکرٹریٹ رپورٹ کے حوالے سے گزارش ہے کہ گزشتہ سال مرزائیوں نے ربوہ کی بجائے لندن میں کانفرنس کا انعقاد اور پھر یہاں سے اس کی مکمل تیاریاں اور حکومت کی اس کے لئے کھلی اجازتیں، سہولتیں جب علماء پر ظاہر ہوئیں تو سینیٹر مولانا سمیع الحق نے بھی تحریک التوا پیش کر دی اور قادیانیوں کی بیرون ملک، ملک دشمنی پر مبنی شہادتیں اور سینیٹ میں مرزائی لیڈر مرزا طاہر کی اس کانفرنس میں کی گئی تقریر کی کیسٹ کا بھی ذکر کر دیا، جس میں اس نے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اعلان کیا تھا۔ ایسی کانفرنس جو سراسر پاکستان کے نظریے اقتدار، ملکی آئین اور استحکام کے خلاف تھی کے لئے حکومتی حلقوں کی مراعاۃ کو ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے

سینیٹر مولانا سمیع الحق کا اہم انکشاف

کے مترادف قرار دیا اور اس پر حکومتی مراعات کا ثبوت بھی فراہم کر دیا۔ حکومتی پارٹی میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو یہ جرأت کر سکتا کہ مراعاۃ کا انکار کر دے اور یہ کہہ دے کہ حکومت نے قادیانی فرقے کو ایسی رعایات نہیں دیں۔ وجہ یہ تھی کہ مولانا سمیع الحق نے تحریک التوا کے ساتھ پی آئی اے کا وہ ڈائریکٹو کی نقل بھی ساتھ منسلک کر دی تھی اس موضوع پر جناب قاضی حسین احمد صاحب، قاضی عبداللطیف صاحب نے بھی خیالات کا اظہار کیا اور یہ بات اس وقت مزید واضح ہو کر قوم اور اہل اسلام کے سامنے آگئی اور سینیٹ کے ریکارڈ میں محفوظ ہو گئی۔ جب سینیٹ کے چیئرمین غلام اسحاق کی دعوت پر مولانا سمیع الحق نے ایوان میں تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

جناب چیئرمین! میں صرف اس موضوع پر اتنا عرض کروں گا کہ یہ کوئی سیکولر نہیں ہے ایک نظریاتی ملک ہے اور ہم ایک نظریے کا پرچار کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں سے باہر جو بھی وفود جائیں گے ہم ان کے نظریات کو دیکھیں گے کہ وہ کس مقصد کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم قادیانیوں کو ایک مذہبی فرقہ بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ یہ ایک سیاسی محاذ ہے۔ جو عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے ان کی ساری سرگرمیاں سیاسی ہیں اور ان کے کنونشن کے بارے میں جو پچھلے سال ہوا تھا میں نے پچھلے دنوں آنجناب کی خدمت میں ایک تحریک پیش کی تھی۔ جس میں مرزائی لیڈر مرزا ناصر کی ان تقریروں کا حوالہ دیا گیا تھا جو اس نے لندن کے ایک اجتماع میں کیں تھیں اور میں مرزا ناصر کی تقریر کا کیسٹ بھی لایا تھا اور میں نے گذارش کی تھی کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو اس کیسٹ کے ایک دو جملے سارے ایوان کو سنا دیئے جائیں گے وہ کیسٹ اب بھی میرے پاس موجود ہے اور اس لندن کنونشن میں مرزا ناصر نے کہا کہ

"اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا، آپ بے فکر رہیں، چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا۔"

مولانا سمیع الحق کو شکایت تھی جیسا کہ سینیٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹنگ کے صفحہ نمبر ۶، پر ان کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، کہ اس قدر اہم مسئلہ پر حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی نہ انٹیلی جنس نے نہ ایف آئی اے نے اور نہ ہی وزارت داخلہ نے اس کا کوئی نوٹس لیا،

پاکستان کے وزیر انصاف جناب اقبال احمد

باقی صفحہ ۲۶ پر

بزمِ ختمِ نبوت

ٹی اینڈ ٹی کا ایک افسر خفیہ سرگرمیوں کا مجرم

کورنگی ایک پرانے ٹی اینڈ ٹی لیڈر اور مرکزی ایڈیشنل سکریٹری آل پاکستان ٹی اینڈ ٹی اسٹاف یونین (پٹاسو) جناب محمد میاں خالدی نے اپنے ایک بیان میں جنرل منیجر ایس ٹی آر کراچی پر الزام لگایا ہے کہ وہ کئی ناجائز فوائد اپنے عہدے سے حاصل کر رہے ہیں انہوں نے کہا جنرل

T&T executive accused of 'vile' activities

From M. Younus Memon

KOTRI, Aug 7: A veteran T&T labour leader and Central Additional Secretary of Pakistan T&T All Staff Union (PITASU), Mohammad Mian Khaldi in a statement, has charged against General Manager S.T.R. Karachi of taking many illegal advantages of the position. He alleged that the G.M. is not only taking part in politics but is also involved in spreading and preaching of his religion, Qadyanism, due to which unrest is prevailing among the employees of the S.T.R. Karachi. He said that it is most essential for industrial peace that such elements should be removed from office atonce and investigation should be started into his conduct.

It may be mentioned that some months back Mohammad Khaldi had made an appeal to the Prime Minister of Pakistan that the Qadyani lobby is very strong on the directors level in the T&T and its influence was spreading day by day. But he regretted, no notice of it was taken.

منیجر نہ صرف سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں بلکہ وہ اپنے قادیانی مذہب کی کھلم کھلا تبلیغ کر رہے ہیں اور اس کو پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ایس ٹی آر کراچی کے ملازمین میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ صنعتی امن و امان کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس قسم کے افراد کو ان کے عہدوں سے فوراً ہٹایا جائے اور اس سلسلے میں چھان بین فوراً شروع کی جائے۔ یہاں یہ بات بتا دینا ضروری ہے کہ کچھ ماہ پہلے جناب خالدی نے وزیر اعظم پاکستان سے اپیل کی تھی کہ ٹی اینڈ ٹی میں ڈائرکٹریٹ کی سطح پر قادیانی لابی بہت سرگرم عمل ہے اور اس

کا حلقہ اثر روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے مگر انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ محمد یونس میمن۔ کوٹری

بیداری کی لہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کے زیر اہتمام ۴ جولائی ۱۹۸۶ء کو بعد نماز عشاء النور (الصدیق) سوسائٹی نیو ملیر کراچی میں جو عظیم الشان جلسہ ہوا اس کا بہت فائدہ ہوا ہے مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس جلسہ میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا مولانا منظور احمد الحسینی کے علاوہ فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا بھی تشریف لائے تھے۔
(زکی الدین، محسن آباد کراچی)

قادیانی جیل بھیج دیا گیا

یہاں گوجرانوالہ قومی بچت مرکز واقع بازار تھانے والا کا ایک قادیانی ملازم مسمی واصف ولد بشیر احمد کو جو اپنے آپ کو "احمدی مسلمان" کہتا تھا مرزا قادیانی کا پرچار کر رہا تھا۔ خود کو حق پر دیگر مسلمانوں کو باطل پر کہتا تھا اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتا تھا کہ نجات مرزا قادیانی کی پیروی میں ہے۔ اس پر سکندر بیگ ولد مرزا شریف بیگ، اسکے پڑوسی محمد جمیل بٹ اور محمد منشا نے اس قادیانی کو پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا پولیس نے دفعہ ۲۹۸/سی کے تحت اس کا چالان کر کے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے اس مرتد کو جیل بھیج کر امن وامان قائم رکھا۔
(حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ)

عالمی مجلس سیالکوٹ کے راہنما ملک منظور الٰہی ملک کا کھلا خط

۱۔ جناب جنرل محمد ضیاء الحق۔ صاحب صدر پاکستان گورنمنٹ آف اسلام۔ راولپنڈی۔

۲۔ جناب وزیر اعظم پاکستان۔ گورنمنٹ آف اسلام و صدر پاکستان مسلم لیگ اسلام آباد

۳۔ جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ جنگ راولپنڈی

۴۔ جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ نوائے وقت کراچی راولپنڈی۔

السلام علیکم۔ مزاج مقدس۔ خدا کے لئے نوٹ کریں اور اس پہ ہمدردی سے غور کریں۔ میں مولانا اسلام قریشی صاحب مبلغ ختم نبوت کا مدعی اور قانونی وارث ہوں اور پاکستان کا سب سے بڑا خیر خواہ اور محافظ ہوں یاد کریں کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا۔ قتل آپ کی حکومت کے دوران ہوا۔ جبکہ آپ حرف بحرف شار ... [illegible] ... مگر آج تک کسی

ایک قادیانی قاتل مرتد کو بھی نہ تو کبھی گرفتار تک نہیں کیا گیا ہے۔ یہ آپ کی اور آپ کی حکومت کی نا اہلی کا ایک ایسا ثبوت ہے۔ جو سورج کی طرح روشن ہے کیونکہ اول تو ختم نبوت کے مبلغ کے اغوا۔ قتل کی قادیانی مرتدوں کو جرأت ہی نہ ہوتی اور اگر وہ اُن کے اغواء قتل کرنے کی مذموم جسارت کی ہمت پیدا کر لیتے ہیں تو آپ کا آپ کی حکومت کا فرض اولین یہ تھا کہ آپ دنوں کے اندر اندر قادیانی مرتد قاتلوں کو پھانسی پر لٹکا دیتے مگر آپنے ۴۲ ماہ میں بھی کسی قادیانی مرتد کو گرفتار نہیں تک نہیں کیا۔ اس کے برعکس مولانا صاحب کے اغوا قتل کا حکم دینے والے مرزا طاہر مرزا کو آپ کی حکومت کے افسران نے لندن فرار کرا دیا ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ (منظور الٰہی ملک)

قادیانی طلبہ کی اسناد اور ڈگریاں

عقیدہ ختم نبوت آغاز اسلام سے ہی مسلمانوں کا متفقہ اور بنیادی عقیدہ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ انسان جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی کہتا ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کو آخری نبی اور رسول مانے۔ آپ ہی کو اپنا ہادی، مصلح اور رہبر تسلیم کرے اور ہر کذاب، دجال اور خود ساختہ نبی، مصلح سے اعلانِ لاتعلق کرے اور ہر جھوٹے نبی اور اس کے ماننے والوں سے جہاد کرے۔

یہ حقیقت تو اب روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ اپنے آقا، انگریز کے کہنے پر کیا اور ساری عمر اسی انگریز کی ہاں میں ہاں اور جی حضوری میں بسر کر کے عبرت ناک موت سے ہمکنار ہوا۔ آج بھی اس کے پیروکار اپنے ڈیرے انگریز کے قدموں میں ڈالے بیٹھے ہیں اور اپنا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء کرام اور عوام الناس کی ہمت اور کوشش سے قادیانی ہر میدان میں شکست سے دوچار ہوئے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہ ہر میدان میں ہاریں گے بقول مولانا ظفر علی خانؒ

مٹ جائے گا نام و نشان قادیاں

قادیانیوں کے خلاف ہر شعبہ زندگی کے لوگوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ علماء کرام، سیاستدان، وکلاء، خواتین اور عوام نے اس سلسلہ میں بہت قربانیاں دی ہیں مگر تاریخ شاہد ہے کہ طلباء کا کردار ان کے خلاف ناقابل فراموش رہا ہے اور آج بھی میں بحیثیت ایک طالب علم یہ مضمون لکھ کر اپنا ایک فرض پورا کر رہا ہوں۔

یہ تو حقیقت ہے ہی کہ قادیانیوں کے دونوں گروپ سب غیر مسلم ہیں۔ مگر یہ لوگ اس حقیقت کو جان بوجھ کر ہر ممکن طریقے سے غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں کے داخلہ فارم پر مذہب کا بھی ایک خانہ ہے۔ اس خانے میں قادیانی طالب علم اپنا مذہب "اسلام" لکھتے ہیں۔ جو آئین پاکستان، ۲۶ اپریل ۸۴ء کے امتناع قادیانی آرڈیننس کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان کی طرف سے مسلمان طلبہ کے لیے چند سال پہلے شروع کیا جانے والا اسلامیات لازمی کا مضمون بھی قادیانی پڑھتے ہیں اور بورڈز اور جامعات کے سالانہ امتحانات بھی دیتے ہیں جبکہ بورڈز اور جامعات کے دستور کے مطابق تمام غیر مسلموں کے لیے اسلامیات کی بجائے اخلاقیات کا مضمون ہے اور کوئی غیر مسلم اسلامیات کا امتحان نہیں دے سکتا۔

ان حقائق کی روشنی میں میرا حکومت وقت سے مطالبہ ہے کہ وہ تمام قادیانی طلبہ کو قانون کی خلاف ورزی کرنے پر قرار واقعی سزا دے۔ پاکستان کے تمام تعلیمی ادارے اپنے دستور کے مطابق ان کو سزا دیں۔ اور تمام بورڈز اور جامعات اپنی جاری کردہ اسناد اور ڈگریاں منسوخ کریں اور انہیں اس وقت تک یہ اسناد ڈگریاں جاری نہ کریں جب تک یہ قادیانی اسلامیات لازمی کی بجائے اخلاقیات کا مضمون امتحان دے کر پاس نہ کرلیں۔ آخر میں، میں طلبہ برادری کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو اپنی پوری حمایت کا یقین دلاتا ہوں اور ہم سب مسلمان طلبہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ناموس رسالتؐ کی خاطر میدان عمل میں آنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں اور مجلس کے اشارے کے منتظر ہیں۔

(مجیب احمد)

ایم ایس سی تاریخ (متعلم)

قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد

مرتد ہے جو اٹھا ہے قادیاں سے

فقط، اک غلام محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آؤ نکالیں ہم، اسے قادیان سے
ربوہ سے، کنری سے، حتیٰ کہ پاکستان سے

اللہ کا باغی ہے ہر دشمنِ رسول اللہ ﷺ
ہے واسطہ اس شخص ملعون کا شیطان سے

کھیلے ہیں آج چار سُو یہ مرتد کے حواری
ہے جن کو بغض و حسد صاحبِ ایمان سے

یہ نام اور لباس میں اپنے سے بنے ہیں
دل میں مگر منافرت رکھتے ہیں مسلمان سے

قرآن ہمارا جو اترا ہے محمد صلعم پر
اس قرآن کا سایہ اٹھ گیا ہے قادیان سے

بعد از نبی محمد ﷺ نہ آئے گا نبی اور کوئیؐ
مرتد ہے جو اٹھا ہے "نبی" قادیان سے

اللہ ہی سلامت رکھے اسلام کی عظمت
جینے دے مسلمانوں کو عز و شان سے

ضروری اعلان

ہڈرسفیلڈ میں انٹرنیشنل ختم نبوت اور رد قادیانیت پر لٹریچر مولانا فاروق احمد جالندھری مسجد بلال پوزبل روڈ ہڈرسفیلڈ سے حاصل کریں۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی

سازشیں سازشیں سازشیں

مخدوم ابن نظام نے چٹان کے ۲ جنوری کے شمارے میں انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو سائنس فاؤنڈیشن میں کام کرنے کے لئے اسلامی کانفرنس نے ۵ کروڑ ڈالر کی منظوری دی ہے جب کہ ڈاکٹر اسلام نے اسلامی کانفرنس سے ایک ارب ڈالر کا تقاضا کیا تھا ڈاکٹر سلام نے ٹریسٹی اٹلی میں نظریات طبیعات کا بین الاقوامی مرکز قائم کیا ہے جس کے وہ ڈائریکٹر ہیں اس مرکز کو بین الاقوامی ایٹمی ادارے یونیسکو کا تعاون بھی حاصل ہے۔ ڈاکٹر سلام کے بقول یہ غیر سیاسی ادارہ ہوگا۔ اور اسے مسلم ممالک کے سائنس دان چلائیں گے۔

ڈاکٹر سلام نے سائنس فاؤنڈیشن کے بارے میں یہ گمراہ کن تاثر دینے کی کوشش کی کہ جیسے اس ادارے کی پالیسی اور ورکنگ ان کے مشوروں کی مرہون منت ہے اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر جنرل جناب احمد قطانی (مراکش) بڑے زیرک اور عرب اسلام ایٹمی سائنس دان ہیں انہوں نے ڈاکٹر اسلام کی چرب زبانی کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوڑ دیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ ڈاکٹر سلام آج کل اسی نوع کا تاثر کویت میں دے رہے ہیں۔ کویت میں موصوف کی حیثیت اقوام متحدہ کے نمائندے کی سی ہے جس پر حکومت کویت کو کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ قادیانی گماشتہ کس عیاری سے اسلامی ممالک کے ایٹمی اداروں میں نقب لگا رہا ہے۔ اسلامک سائنس فاؤنڈیشن جدہ میں واقع ہے سعودی عرب کے بارے میں مشہور ہے کہ کوئی قادیانی وہاں پر نہیں مار سکتا مگر ڈاکٹر سلام کے وہاں آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں وہ پوری یکسوئی اور اعتماد کے ساتھ جدہ میں تمام اسلامی ممالک کے ایٹمی پروگراموں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے، اندازہ لگائیے کہ قادیانی کس قیامت کی چال چلتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان کتنے وثوق سے فریب کا شکار ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر کس پایہ کے سائنس دان ہیں اور انہیں نوبل پرائز کس تحقیق کے سلسلہ میں ملا انہوں نے عالمی انعام حاصل کرنے کے بعد پاکستان کی کیا خدمات سرانجام دیں۔ یہ معمہ بھی کھل چکا ہے کہ پاکستان کے ایک مایہ ناز ایٹمی سائنس دان نے انکشاف کیا تھا کہ یہودیوں نے آئن سٹائن کی صد سالہ برسی کے موقع پر فیصلہ کیا تھا کہ نوبل پرائز ایٹمی لابی میں جانا چاہیے

مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے بھارتی حکومت سے رابطے

چنانچہ قرعہ فال ڈاکٹر سلام کے نام نکلا یوں ڈاکٹر سلام نوبل انعام یافتہ ہوئے ورنہ اہلیت کے اعتبار سے وہ اس عالمی انعام کے سزاوار نہ ہو سکتے تھے۔ ڈاکٹر نے عالمی اعزاز تو حاصل کر لیا مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایٹمی میدان میں انتہائی استعداد کے بعد انہوں نے ملک کے لئے کون سا کارنامہ سرانجام دیا کس سائنسی شعبہ میں ان کی دیانت سامنے آئی۔ کون سا معرکہ سر ہوا؟ یہ سوالات آج تک تشنۂ جواب ہیں۔ ہم نے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار تو ڈال دیئے۔ سرکاری سطح پر ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ صدر پاکستان ان کے خیرمقدم میں بچھ بچھ گئے۔ ملت اسلامیہ کے جذبات سے بے نیاز ہو کر ان کی راہ میں پھولوں کی کہکشاں سجا دی گئی مگر اب تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ پاکستان کے ایٹمی اداروں میں کون سی انقلابی تبدیلی لائے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق وہ کوئی خدمت انجام دینے کے بجائے پاکستان کے بارے میں ایٹمی معلومات ہندوستان منتقل کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ پوری طرح نگاہ رکھے ہوئے ہیں کہ پاکستان میں کوئی قابل اور ذہین سائنس دان ایٹمی اداروں تک رسائی حاصل نہ کر سکے آخر کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر اسلام پاکستان آتے ہیں تو چند منٹ قیام کے بعد وہ ہندوستان کو عازم سفر ہو جاتے ہیں جہاں ان کی راہ میں آنکھیں بچھا دی جاتی ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ بنگلور، بنارس، اور ہندوستان کی دیگر بڑی درسگاہوں میں جدید سائنسی علوم پر لیکچر دیتے ہیں، لیکچر محض بہانہ ہے درحقیقت یہ ہے کہ وہ پاکستان کے کٹر غنیم ہندوستان کو اپنی تازہ ترین معلومات سے آگاہ کرتے ہیں۔ انڈیا انہی معلومات کی بنا پر لوک سبھا اور عالمی سطح پر نوحہ کرنے لگتا ہے اور ان کے اخبارات پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیتے ہیں یہ گھر کے بھیدی اس طرح لنکا ڈھاتے ہیں کہ لطف یہ ہے کہ پاکستان کے سیاسی دانشور ڈاکٹر سلام کی علمیت کے قصیدے پڑھتے تھکتے نہیں۔

ڈاکٹر سلام ایک طویل عرصہ تک پاکستان میں صدر کے سائنسی مشیر رہ چکے ہیں وہ مسٹر بھٹو کے سائنسی مشیر بھی رہ چکے ہیں جناب بھٹو نے انہی کے ایماء پر ڈاکٹر شہزادہ صادق کو فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا تھا

اور آئل اینڈ گیس کارپوریشن کے تمام وسائل ان کی تحویل میں دے دیئے تھے ڈاکٹر شہزاد برسوں او جی ڈی سی میں سیاہ و سفید کے مالک رہے اور رفتہ رفتہ قادیانی لابی کے لوگوں کو اوپر لاتے رہے بھٹو کے بعد انہیں ملک سے فرار ہونا پڑا۔ مگر آج تک تیل اور گیس کی کارپوریشن قادیانی لابی کے تصرف سے آزاد نہیں ہو سکی اب بھی انہیں پر عنایات کی بارش ہو رہی ہے اور ہم اپنی کوتاہی اور غفلت پر کف افسوس مل کے رہ گئے ہیں

ڈاکٹر سلام جب تک مسٹر بھٹو کے مشیر رہے ان کی تمام صلاحیتیں قادیانی لابی کے لئے سرگرم رہیں جناب بھٹو کچھ کچھ قادیانیوں کے عزائم سے باخبر ہو گئے تھے۔ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ ان کے اقتدار کے گرد ان کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا ہے۔

مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہو رہی تھی شرکت کے لئے ڈاکٹر سلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ یہ دعوت نامہ جب ڈاکٹر سلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ اسے وزیراعظم سیکرٹریٹ کو بھیج دیا۔

"I DO NOT WANT TO SET FOOT ON THIS ACCURSED LAND UNTIL THE CONSTITUTIONAL AMENDMENT IS WITHDRAWN"

ترجمہ: میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے

مسٹر بھٹو نے جب یہ ریمارکس پڑھے تو غصہ سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا انہوں نے اشتعال میں آکر اسی وقت اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے سیکرٹری وقار احمد کو لکھا کہ ڈاکٹر سلام کو فی الفور برطرف کر دیا جائے وقار . بلا تاخیر نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے وقار احمد نے یہ دستاویز ریکارڈ میں فائل کرنے کے بجائے اپنی ذاتی تحویل میں لے لی۔ تاکہ اس کے آثار مٹ جائیں وقار احمد بھی قادیانی تھے یہ کس طرح ممکن تھا کہ اتنی اہم دستاویز فائلوں میں محفوظ رہتی اتنی دریدہ دہنی اور ڈھٹائی کے باوجود جب ڈاکٹر سلام پاکستان آتے ہیں تو ان کی پذیرائی میں سرکار کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور ان کا شایان شان خیر مقدم کیا جاتا ہے وطن عزیز کی رسوائی اور عمدہ درجہ بے عزتی کرنے والے اس ڈاکٹر کی پذیرائی کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

مارشل لاء کے فیض یافتہ اور سابق وزیر تعلیم مسٹر محمد علی ہوتی کو ڈاکٹر سلام کا کلاس فیلو ہونے کا افتخار

ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے بارے میں ایٹمی معلومات ہندوستان منتقل کر رہے ہیں۔

حاصل ہے ڈاکٹر سلام جب پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو جناب ہوتی نے ان دنوں سخت احتجاج کیا تھا کہ سلام قادیانی ہے اس کا کھانا الگ کیا جائے۔ چند دن ہوئے مجھے ڈاکٹر سلام کے ایک پرانے رفیق اور ہم جماعت سے ملاقات کا موقع ملا انہوں نے کہا ڈاکٹر سلام جب کبھی پاکستان آتے ہیں تو یونیورسٹی کی پرانی یادیں تازہ کرنے کے لئے ان کے پاس مختصر قیام ضرور کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سلام نے انہیں بڑے فخر سے بتایا کہ محمد علی ہوتی جس نے ہوسٹل میں ان کا کھانا الگ کر دیا تھا آج کل اسلام آباد ایئرپورٹ پر گاڑی لے کر حاضر ہو جاتا ہے اور خوش آمدید کا یہ بڑا منظر دیدنی ہوتا ہے۔ نفرت محبت کے قدموں کی طرح سجدہ ریز ہوئی اس اسرار سے سابق وزیر تعلیم ہی پردہ اٹھا سکتے ہیں۔ تاہم دانا نے راز یہی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر سلام کی خوشنودی کا طالب اچھی طرح جانتے ہیں کہ عہدہ و منصب کی تقسیم میں ڈاکٹر سلام کی کرم فرمائی اور نوازش شامل ہوتی ہے۔

مجھے اس نابغہ روزگار کی بات دل کو لگتی ہے کہ جس نے کہا تھا کہ پاکستان میں کوئی سیاسی جماعت اس وقت تک برسراقتدار نہیں آسکتی جب تک اسے قادیانیوں کا غیر معمولی التفات میسر نہ ہو۔ انگلستان کا یہ پودا اب تناور پیڑ کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس کا زہر اور جڑیں ملک کے چاروں طرف پھیل رہی ہیں انگریز کا آفتاب جب تک برصغیر پر قائم رہا اس نے انہی افراد کو عہدوں سے نوازا، جو یا تو قادیانی تھے یا ان کے منظور نظر تھے اس طرح وہ ایک ایسی لابی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے جو آج بھی ان کے افکار اور مفادات کی پروٹیکشن کر رہی ہے۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نظر نہیں آتا کہ آج ملک میں ہماری دینی جماعتوں کے درمیان جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں ان کے پیچھے قادیانی منصوبہ بندی اور سازشوں کی بساط کام کر رہی ہے۔

انگریز کی پروردہ یہ تنظیم زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی شاخیں پھیلا رہی ہے اور سرکاری محکموں میں دخیل ہونے کی حد تک اثر انداز ہو رہی ہے اس کے اثرات ختم کرنے کے لئے صحیح طریقے سے منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔ جو اس محکمے اس کی دست برد سے کل محفوظ تھے نہ آج اس کے ایجنٹ خود کو لبرل ثابت کرتے ہیں اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے عمل کو محض ملاؤں کی تنگ نظری اور کج اندیشی سے منسوب کرتے ہیں۔ ملا کا لفظ گالی بن کے رہ گیا ہے اور کوئی فرد رجعت پسند کہلوانے کے لئے آمادہ نہیں بعض لوگ بڑی معصومیت اور سادہ لوحی سے سوال کرتے ہیں کہ ان مولویوں نے ہنگامہ کر رکھا ہے۔ کیا پاکستان میں اقلیت کو تحفظ حاصل نہیں کیا یہاں ہندو سکھ عیسائی اور پارسی نہیں رہتے انہیں اگر شہری حقوق اور تحفظات حاصل ہیں تو

قادیانی اس سے کیوں محروم ہیں۔ آخر تان آ کر یہیں ٹوٹ جاتی ہے کہ یہ چند گمراہ مولویوں کے ذہن کا شاخسانہ ہے ایک معروف کالم نویس نے قادیانیوں کا دفاع کرتے ہوئے لکھا کہ انہیں تو پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتوں سے زیادہ حقوق اور تحفظ ملنا چاہیئے کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں کئی اقلیتیں سکونت پذیر ہیں اور ریاست نے ان کے حقوق محفوظ کئے ہیں مگر آج تک کسی عیسائی یا ہندو نے اُٹھ کر یہ باطل دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مسلمان ہے عیسائی اپنے آپ کو عیسائی سمجھتے ہیں اور ہندو خود کو ہندو کہلواتے ہیں اگر کوئی شخص برسرِعام اعلان کرے کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے علاوہ وہ بھی صدارت کے عہدے پر متمکن ہے تو ۹ کروڑ عوام اسے پاگل سمجھتے ہیں

تعلقات قائم ہو سکتے ہیں جو ۹ کروڑ مسلمانوں کے دینی جذبات سے کھیل رہے ہیں

ہمارے یہ لبرل دانشور جو قادیانیوں کو فتنہ اور غیر مسلم قرار دینے والے کو رجعت پسندی کی پھبتی کستے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مسٹر بھٹو کوئی مولوی نہ تھے اور نہ کوئی رجعت پسند لیڈر، بلکہ سزائے موت پانے سے پہلے انہوں نے شیو کا سامان طلب کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں مولوی کی موت نہیں مرنا چاہتا۔

"I DONT WANT TO DIE LIKE MOOLVEI DEATH"

مسٹر بھٹو سے ہزار اختلافات کی گنجائش ہے مگر کوئی شخص ان سے یہ اعزاز نہیں چھین سکتا کہ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف تحریک کی پرورش کی اور

قادیانی اور یہودی دونوں اصل میں ایک ہیں

ایک لمحہ کے لئے بھی دریغ نہیں کریں گے کیا حکومت یا ریاست اس قسم کے باغیانہ نعرے کو برداشت کر سکتی ہے ؟ مرزا غلام احمد نے ببانگِ دہل اپنے آپ کو نبی کہا ہے نبوت کے جھوٹے دعویدار اور فرقہ دجل کو کس تحمل سے برداشت کیا گیا اس کے پیروکار اور ان کے خیر اندیش ملت اسلامیہ کو تلقین کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو تمام اقلیتوں سے زیادہ حقوق دیئے جائیں جبکہ وہ اعلانیہ اور واشگاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ اسرائیل ہیں ہمارے دشمن ہیں۔ یہودیوں کے دوست ہو سکتے ہیں جو پاکستان اور عالم اسلام کے دشمن ہیں پچھلے دنوں اسرائیل کے ایک اخبار یروشلم پوسٹ نے صفحۂ اول پر تصویر شائع ہوئی جس میں قادیانی مشن کے سربراہ نے اسرائیل کے صدر کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ اس نے انہیں مکمل آزادی دی اور ان سے تعاون کیا۔ فلسطینیوں کو بے گھر اور بیت المقدس کی بے حرمتی کرنے والے یہودیوں کے ایجنٹ کے ساتھ

بالآخر انہیں ۱۹۷۴ء کے آئین میں غیر مسلم قرار دے کر دم لیا یہ اتنا بڑا کریڈٹ ہے کہ آخرت میں ان کے لئے ذریعہ نجات بھی بن سکتا ہے۔ چٹان کے بانی آغا شورش کاشمیریؒ نے مسٹر بھٹو کے نظریات کے خلاف ایک طوفانی جنگ لڑی جیل میں گئے اور ناقابل برداشت صعوبتیں برداشت کیں مگر جب بھٹو نے آئین میں ترمیم کی تو انہوں نے عام اختلافات سے بالاتر ہو کر انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا حالانکہ ان کے رفقاء ان سے متفق نہ تھے مگر آغا صاحب نے انہیں کہا آج اگر مسٹر بھٹو کے اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی نہ کی گئی تو وہ آئندہ کوئی اچھا کام نہ کریں گے تم اگر میرا ساتھ نہیں دینا چاہتے تو نہ دو، میں تنہا اس شخص کو مبارکباد پیش کروں گا جس نے ناموس رسالتؐ کی حرمت کو قائم رکھا چنانچہ یہ کہنا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینا محض علماء کی بصیرت کی تنگی ہے سراسر خلاف حقیقت ہے۔

مسٹر بھٹو نے اپنے دور میں کہوٹہ ریسرچ سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا اور ممتاز ایٹمی سائنس دان جناب اے کیو خان کو ہالینڈ سے بلا کر کہا! آپ کام کریں اور اس سلسلہ میں بھاری اخراجات کی فکر نہ کریں کہوٹہ سنٹر کے قیام کے فوراً بعد یہودی حرکت میں آ گئے انہوں نے ڈاکٹر قدیر خان کے خلاف سازش کا جال پھیلانا شروع کر دیا یہ ڈاکٹر صاحب کے علم و فن کا اعجاز ہے کہ وہ نہایت قلیل وقت میں پاکستان کو یورانیم کی افزودگی میں بھارت کے مقابلے میں سبقت آگے لے آئے یہ بات یہودیوں کو کانٹے کی طرح کھٹکتی رہی چنانچہ ایک منظم منصوبہ کے تحت ڈاکٹر صاحب پر ایٹمی راز چرانے کا شوشہ چھوڑ دیا گیا۔ ہالینڈ کی عدالت میں ڈاکٹر صاحب کی عدم موجودگی میں مقدمہ چلا کر یکطرفہ فیصلہ کرایا گیا۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب کو قوم کی نظروں سے گرا دیا جائے اہل پاکستان نے ڈاکٹر صاحب کے گلے میں گولڈ میڈل پہنا کر اپنے جذبات کا نذرانہ پیش کیا وہ اس سے بھی بڑے اعزاز کے مستحق ہیں کہ گولڈ میڈل ان کی خدمات کے صلے میں بڑی حقیر چیز ہے نوبل پرائز بھی ان کے جاوداں کارنامے اور خدمات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن ۹ کروڑ پاکستانیوں کے دل ڈاکٹر صاحب کے لئے دھڑکتے ہیں جذبوں کا یہ خراج تمام عالمی انعامات سے سوا ہے ڈاکٹر صاحب کو فقط اہل پاکستان کی محبتیں اور جذبات سے معمور دھڑکنیں ان کی آسودگی کے لئے کافی ہیں ویسے بھی ان کے پایہ کی شخصیت عالمی اعزاز اور میڈلوں سے بالاتر ہے اہل وطن کی نگاہیں ہر وقت ان کے لئے فرش راہ رہتی ہیں یہ افتخار بانی پاکستان کے بعد اگر کسی شخص کے حصہ میں آیا ہے تو وہ فقط ڈاکٹر قدیر خاں ہیں۔ جو ۹ کروڑ آنکھوں میں محوِ خرام ہیں۔

ڈاکٹر اے کیو خاں کے خلاف قادیانی ٹولہ اس لئے بھی سرگرم ہے کہ انہوں نے کہوٹہ ریسرچ سنٹر میں کسی قادیانی فرد کو ملازمت نہیں دی جبکہ ایٹمی توانائی کمیشن میں ۲۵ کے قریب قادیانی اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں جن میں ڈاکٹر سلام کا بھائی بھی شامل ہے۔

معتبر ذرائع سے اطلاعات ملی ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام جب پاکستان آتے ہیں تو ایٹمی توانائی کمیشن کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جاتا ہے وہ جناب منیر احمد خان کو فون کرتے ہیں تو موصوف عالم شوق میں کراچی پہنچ جاتے ہیں وہیں اہل دل کی محفل سجتی ہے اور کسی نامہ و قاصد کے بغیر پیغام پہنچتے ہیں ڈاکٹر سلام وہیں سے ہندوستان کے لئے رخت سفر باندھتے ہیں وہ وہاں کی معروف درسگاہوں میں اپنے بلیغ و فصیح لیکچر سے اہل علم کی تشنگی بجھاتے ہیں۔

ایک دانائے راز کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر سلام کی نگاہ ملک کے ان تمام افراد پر مرکوز ہے جو جدید اور ایٹمی علوم پر دستگاہ رکھتے ہیں ڈاکٹر صاحب کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے تمام حضرات کو ایٹمی اداروں سے دور رکھیں تاکہ پاکستان میں کوئی جوہر قابل سامنے نہ آسکے۔ ہم تک موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ایسے کئی ذہین سائنسدان ڈاکٹر سلام کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ ڈاکٹر سعید زاہد اس سلسلے میں سر فہرست ہیں ڈاکٹر زاہد ملک کے مایہ ناز ایٹمی سائنسدان ہیں۔ انہوں نے آسٹریلیا کے ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین مسٹر جان فلپ بکسٹر کے ساتھ کام کیا اس کے بعد امریکہ چلے گئے جہاں انہوں نے نہایت امتیاز کی حیثیت سے دو کورسز کئے شکاگو کی شہرت یافتہ ایٹمی تجربہ گاہ آرگان نیشنل لیبارٹری سے نیوکلیئر انجینئرنگ کا کورس مکمل کیا اور اوکرج میں نیوکلیئر ری ایکٹر ہیزرڈ کا کورس کیا ڈاکٹر زاہد اپنے فیلڈ میں یکتا سائنسدان ہیں جنہوں نے نیوکلیئر ری ایکٹر ہیزرڈ کی ڈگری حاصل کی پاکستان میں پلاننگ کی منصوبہ بندی اور بلڈنگ کو ڈیزائن کرنے میں اس یکتائے روزگار سائنسدان کی شبانہ روز مساعی اور کاوشوں کا گہرا دخل ہے امریکہ کے چوٹی کے ایٹمی سائنسدانوں نے ڈاکٹر سعید زاہد کی غیر معمولی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے بلکہ نیوکلیئر ری ایکٹر کے بارے میں ان کی بیش قیمت رائے کا احترام کیا ہے۔

آج پاکستان کا یہ عظیم سائنسدان اسلام آباد میں کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہا ہے اسے پنشن تک سے محروم کر دیا گیا ہے اسلام آباد میں نیوکلیئر سائنس دانوں کے کوٹہ میں انہیں ایک کنال کا پلاٹ دیا گیا جسے بعد ازاں واپس لے لیا گیا ڈاکٹر سعید زاہد کی وہ خطا کیا تھی جس کی پاداش میں انہیں پنشن اور رہائشی سہولت سے بھی محروم کر دیا گیا ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ ڈاکٹر سلام کو استقبالیہ دینے کے لئے آمادہ نہیں تھے جبکہ حکومت کی طرف سے انہیں ری سپیشن دینے کی ہدایت کی گئی تھی ڈاکٹر سلام ان کی گستاخی کس طرح برداشت کر سکتے تھے ڈاکٹر زاہد کا انکار سلام کی طبع نازک پر گراں گزرا چنانچہ انہیں سائنس فاؤنڈیشن سے فارغ کر دیا گیا کیونکہ ڈاکٹر سلام

اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ پاکستان کے ایٹمی اداروں میں کونسی انقلابی تبدیلی لائے ہیں۔

کی ہر بات آج بھی جانِ غزل کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ افریقہ کی ایک ریاست میں حکومت پاکستان کے مصارف پر جو تبلیغی مشن روانہ کیا جاتا ہے ان کا کثیر زرمبادلہ قادیانیوں کے لئے استعمال ہو رہا ہے تبلیغی مشن پر جانے والے وفد کے تمام اراکین قادیانیوں پر مشتمل ہوتے ہیں اسلامی ریاست کا خزانہ غیر مسلموں کے لئے آج بھی کھلا ہے۔ نہ کوئی احتساب نہ باز پرس۔ کس سے داد فریاد کی جائے۔

کون سنتا ہے فغاں درویش

ایم ایم احمد کے زمانے میں بھی دستور رائج تھا اس وقت کسی سرپھرے نے قومی اسمبلی میں سوال اٹھا دیا تھا کہ قوم کو اعتماد میں لیا جائے کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کو تبلیغ دین کے لئے بھاری اخراجات کیوں برداشت کر رہی ہے۔ جب یہ سوال متعلقہ وزارت میں پہنچا تو ایم ایم احمد نے اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ ان دنوں وزارت خزانہ کے سیکرٹری یہی حضرات تھے اس کے بعد کسی مرد حر نے جرأت نہ کی آج بھی قومی اسمبلی میں یہ سوال اٹھ جائے تو ایوان کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اہل وطن کو معلوم ہو جائے کہ کتنا کثیر زرمبادلہ قادیانیوں کے مشن پر اٹھ رہا ہے یہ سوال بھی جاں گسل ہے کہ ڈاکٹر سعید زاہد کو ڈاکٹر سلام کی خواہشات اور مفادات کی نذر کیوں کیا گیا انہیں راستے کا پتھر سمجھنے والے اپنے کن آقاؤں کے لئے دست تعاون دراز کئے بیٹھے ہیں۔

یہ کس کافر کا غمزۂ خون ریز ہے ساقی

میری معلومات کے مطابق حکومت عراق اپنے ایٹمی پروگرام کے فروغ کے لئے ڈاکٹر زاہد کی علمی اور سائنسی استعداد سے استفادہ کرنا چاہتی ہے مگر پاکستان کا یہ ممتاز سائنس دان قادیانی سازش کا شکار ہو کر گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ نوکر شاہی کی چیرہ دستیوں سے اس کا سینہ فگار اور دل چھلنی ہو چکا ہے۔ جس شخص نے نیلور فیکٹری کو ابتدائی مرحلے میں نئی زندگی دی اس کی ڈیزائننگ میں اپنی صلاحیتیں صرف کیں سائنسی فاؤنڈیشن کو نئی سمتیں عطا کیں جدید سائنسی علوم پر ید طولیٰ رکھنے والا یہی شخص دیار وطن میں بے یار و مددگار ہے اور شہر خوباں میں اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہے اور ادھر جناب جونیجو کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے چلے ہیں نظام اسلام کا چرچا ہے اور حقوق العباد سے بے نیازی کا بھی مظاہرہ ہو رہا ہے۔

بیان کیا جا چکا ہے کہ ڈاکٹر سعید زاہد کا قصور

باقی صفحہ ۲۶

۱۹۶۵ء کی جنگ

جنرل موسیٰ خان

پردہ اٹھاتے ہیں

جنگ ستمبر میں پاکستان کی بری فوج کی قیادت کے ذمہ دار کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اس جنگ کے پندرہ سال بعد ۱۹۸۰ء میں لکھی گئی اپنی کتاب "مائی ورژن" میں، اپنے دور کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے بعض تلخ حقائق کو بے نقاب کیا ہے۔ جن سے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھٹو کے سازشی کردار کی بعض مرلوط کڑیاں ہمارے سامنے آئی ہیں۔ ان کے ساتھ اگر ۱۹۷۱ء کی جنگ کو بھی منسلک کر کے بھٹو کے مجموعی کردار کا جائزہ لیا جائے تو وہ بھارت کے ایک ایجنٹ کی صورت میں ہمارے سامنے آتے ہیں۔ آیئے دیکھیں جنرل موسیٰ کیا کہتے ہیں۔

جنرل موسیٰ اپنی کتاب مائی ورژن (MY VERSION) میں لکھتے ہیں کہ جنگ کسی پیشگی منصوبہ بندی یا فوجی حکمت عملی کے تحت نہیں لڑی گئی تھی بلکہ یہ اس وقت کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو اور سیکرٹری خارجہ عزیز احمد نے میجر جنرل اختر حسین ملک (قادیانی) کے گٹھ جوڑ سے جو اس وقت آزاد کشمیر میں ہماری افواج کے کمانڈر تھے ہم پر مسلط کی گئی تھی۔ انہوں نے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالا کہ وہ مقبوضہ ریاست میں ہونے والی گڑبڑ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوج کو ہدایت کرے کہ وہ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں لمبی مدت کی تخریبی کارروائیوں کی خاطر اپنے گوریلا دستے داخل کرے جو مقامی آبادی کو غاصب بھارتی فوج کے خلاف تحریک آزادی چلانے میں مدد فراہم کریں۔ ان افراد کے مطابق اس وقت تک ڈائریکٹر آف انٹیلی جنس بیورو نے جو اقدام کیے تھے وہ نہ صرف غیر مؤثر رہے تھے بلکہ قابض فوجوں کو چوکنا کرنے کا باعث بھی بنے تھے جس کے نتیجے میں دشمن کی فوجوں نے اپنے حفاظتی انتظامات کو نہایت سخت کر دیا تھا۔

جنرل موسیٰ کتاب کے پہلے باب "جنگ سے قبل کے سیاسی حالات" میں لکھتے ہیں میں نے جی ایچ کیو میں اپنے عملے کے ہمراہ اس تجویز کا جائزہ لیا اور ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ کشمیر کے مسئلے کو متحرک کرنے کے لیے کچھ مثبت اقدام ہونے چاہئیں اور اس نظریئے کے تحت مقبوضہ کشمیر کے عوام کو احتجاجی مہم چلانے کے لیے مدد فراہم کی جائے۔ اگرچہ نظریاتی اور بنیادی طور پر یہ ایک جائز طریقہ تھا۔ لیکن اس کا دائرہ کار محدود ہونا چاہیئے اور ہماری حکومت کو جلد بازی میں ان احتجاجی سرگرمیوں کے لیے کسی اشتعال انگیز اقدام اور باقاعدہ امداد کا وعدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ جون ۱۹۸۰ء میں تکبیر کو دیئے گئے انٹرویو میں جنرل موسیٰ نے کہا یہ عجیب جنگ تھی ہم تو جنگ کرنا ہی نہیں چاہتے تھے پاکستان کی پالیسی عدم جارحیت کی تھی اور ہے۔ تمام دنیا کو پتہ ہے کہ ہمارے کبھی بھی جارحانہ عزائم نہیں رہے۔ جب کشمیر میں کارروائی

تحریر و ترجمہ و تلخیص: ابنا صبر محمود

کرنے کے منصوبے کا مجھے علم ہوا تو میں نے بتایا کہ وادی کے لوگ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر سکیں گے وہاں بھارتی فوج کے پانچ چھ ڈویژن موجود ہیں اور مقامی لوگوں کے تعاون کے بغیر گوریلا آپریشن کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ جانے والوں کو غذا، ہتھیار، گولہ بارود طبی امداد کی فراہمی ممکن نہیں ہوگی۔ لیکن یہ مرحوم بھٹو صاحب کا منصوبہ تھا ہماری بات نہیں سنی گئی۔

جنرل محمد موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو جموں و کشمیر کی صورتحال پر تبادلہ خیال کے بہانے اکثر و بیشتر میجر جنرل اختر حسین ملک سے اور میرے دیگر افسران سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقاتیں کرتے رہتے تھے جبکہ درحقیقت وہ ان مواقع پر اپنا سارا زور یہ ثابت کرنے پر صرف کرتے تھے کہ مقبوضہ ریاست میں جلد از جلد فوجی حملوں کا آغاز کرنا اشد ضروری ہے۔ مجھے بھی شرکت کے لیے مدعو کیا جاتا تھا لیکن میں سوائے ایک مرتبہ کے دوبارہ کبھی نہیں گیا۔ اور وہ بھی میں صرف یہ جاننے کے لیے گیا تھا کہ ان پس پردہ سرگرمیوں کے اصل مقاصد کیا ہیں۔ چنانچہ میں نے خود کو ان ملاقاتوں سے الگ رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اور جس ماحول میں یہ نام نہاد تبادلۂ خیال جاری تھا اس نے مجھے مجبور کیا کہ میں یہ تمام صورت حال صدر پاکستان کے علم میں لاؤں۔ بحیثیت فوجی کمانڈر میں نے محسوس کیا کہ زمینی جنگوں کے ذمہ دار کی حیثیت سے میرے ان ماتحتوں کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی برین واشنگ سے ہوشیار رہیں اس کے برعکس مجھے یقین تھا کہ ان میں سے بیشتر افراد ایسے ہیں جنہیں کسی صورت گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر صدر ایوب نے میری اس بات سے اتفاق کیا کہ اس قسم کے حساس نوعیت کے معاملات میں غیر متعلقہ افراد کی مداخلت ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ وزیر خارجہ بھٹو کو فوج کے متعلقہ افراد کے ساتھ خفیہ ملاقاتوں سے منع کریں گے۔ میری اس کوشش کا مثبت نتیجہ نکلا۔"

جنگ ستمبر کے آغاز سے قبل بھٹو صاحب نے اگرچہ اس بات کو بہت کثرت سے اچھالا کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کی جنگ کے نتیجے میں وہ چین سے مادی امداد حاصل کر سکتے ہیں لیکن ہم فوجیوں نے کبھی اس پر یقین نہیں کیا تھا۔ ۱۹۷۰ء کی انتخابی مہم کے دوران لاہور کے موچی گیٹ کے جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے بھٹو صاحب نے چینی امداد کے اس دعوے کو میرے ساتھ گفتگو کے حوالے سے دہرایا جس سے ان کی مراد غالباً یہ تاثر پیدا کرنے سے تھی کہ میں اس جنگ میں سخت پریشان ہو گیا تھا اور بیرونی فوجی امداد کے لیے دہائی دے رہا تھا لیکن میں نے اس سے اس لیے درگزر کیا کہ وہ اس وقت محض سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لیے اس قسم کی باتیں کر رہے تھے جو کہ انہیں نہیں کرنی چاہیئے تھیں۔

بشکریہ

ہفت روزہ "تکبیر" کراچی

★★

چند حقائق چند دلائل

رئیس قادیان کا خاندان اور حکومت انگلشیہ

(۲)

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

۳. میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی الخ (ایضاً حصہ دوم صفحہ ۴۶۱)

۴. میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف ہے کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو دلوں میں جما دیں یہی وجہ ہے کہ میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مشغول ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت کی طرف مائل کر رہے ہیں (ایضاً حصہ سوم صفحہ ۱۲) اسی طرح مرزا صاحب نے مختلف مقامات پر لکھا ہے (دیکھیے مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۴۰، صفحہ ۴۶۳، حصہ دوم صفحہ ۱۲۳، صفحہ ۱۲۸، صفحہ ۱۲۵، صفحہ ۴۶۳)

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ خاندان انگریزی حکومت کا پکا اور پرانا وفادار خاندان تھا۔ انگریزی حکومت نے مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرنے کی خدمات بھی انہی کے سپرد کی تھی، یہ خاندان اس قدر فنا فی الانگریز تھا کہ ایک طرف مسلمانوں کی جماعت اور دوسری طرف انگریزی کی حکومت تھی تو یہ خاندان مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار تھا اور انگریزی حکومت کی گھوڑے اور جوانوں پر مشتمل سامان سے مدد کر رہا تھا۔ یہ واحد خاندان تھا جو اس قدر انگریزوں کا مداح اور پکا خیر خواہ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اس کا اعتراف کیا ہے کہ میرا خاندان اور میری خدمت انگریزی حکومت کے لیے اس قدر ہے کہ:

"جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک خاندان پیش نہیں کر سکتا" (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۱۴۰)

یہاں بعض قادیانی یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ اور بھائی انگریزی حکومت کے سچے اور پکے خیر خواہ تھے اور مسلمانوں کے مقابلے پر انگریزوں کی خدمات برابر کرتے رہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی موعود تھے پھر وہ کس طرح انگریز کی خدمت کر سکتے تھے اور ان کے سچے اور پکے خیر خواہ بن سکتے تھے۔

ہم قادیانی حضرات سے گزارش کریں گے کہ خدا کے لیے اس طرح کے مغالطات سے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ان میں ذرہ بھر ہوش و حواس قائم ہے تو مرزا کی تالیفات و تصنیفات و اشتہارات کا جائزہ لے۔ تو یقیناً انھیں اس امر کا قائل ہونا پڑے گا کہ ان کا مندرجہ بالا تجزیہ غلط در غلط ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات کا مطالعہ کرنے والا شخص اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس قدر فنا فی الانگریز تھا اس کی نظیر نہ اس کا باپ پیش کر سکا نہ اس کا بھائی۔ مرزا صاحب کا تنزل سب میں بڑھا ہوا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ:

میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو (مجموعہ اشتہارات حصہ صفحہ)

پھر اپنی خدمات مخالفت جہاد پر مبنی کتب و عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھی کہ:

اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی خاندان نہیں کر سکتا۔

ایک اور مقام پر لکھا کہ:

میں بذات خود سرکار انگریزی کی ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے جو میرے بزرگوں سے زیادہ ہے۔ (تبلیغ رسالت ۶ صفحہ ۹)

ایک اور مقام پر لکھا کہ:

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لیے ہے اس کی نظیر نہیں ملے گی (ایضاً ۳ صفحہ ۱۹۶)

ایک اور جگہ پر لکھا کہ:

یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکے گا۔ (ستارہ قیصریہ صفحہ ۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا (تریاق القلوب صفحہ ۲۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کی ان عبارتوں اور دعووں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے باپ اور بھائی سے بہت سبقت لے گئے تھے اور اس خیر خواہی میں ان کا کوئی شریک نہ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے یہ بے نظیر و بے مثال خیر خواہی اسلام کے بدترین دشمنوں کے حق میں کیوں ظہور میں آئی اس کی وجہ مرزا صاحب کی زبانی سنیے:

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی ہوں کیونکہ مجھے تین

وتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ پر بنا دیا ہے۔ ماں والد مرحوم کے اثر نے۔ ۲۔ اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ ۳۔ خدا تعالیٰ کے الہام نے۔ (ایضاً حصہ سوم صفحہ ۱۴۲ (تریاق القلوب) ۳۱۰)

مسٹر رشید احمد چودھری قادیانی غور فرمادیں۔ انگریزوں کے ساتھ اس خاندان کے تعلقات کیسے تھے؟ اور یہ خاندان کس قدر فنا فی الانگریز تھا؟ اور ان کی خیر خواہی، سچی بالجلاد دلی اخلاص سے وفاداری کس درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس لیے انگریزوں کو مرزا غلام احمد قادیانی سے ذرہ بھر بھی فکر نہ تھی کہ یہ انگریزی حکومت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کو پتہ چلا کہ کسی نے حکومت سے اشارۃً یا صراحتہً یہ ذکر کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا وجود انگریزوں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد کو جب پتہ چلا کہ میرے ساتھ بہت بڑی ٹریجڈی ہو رہی ہے تو فوراً ایک اشتہار شائع کر دیا کہ "یہ بھی ذکر کے لائق ہے کہ ڈاکٹر کلارک صاحب نے اپنے بیان میں کہیں اشارۃً اور کہیں صراحتہً میری نسبت بیان کیا ہے کہ گویا میرا وجود گورنمنٹ کے لیے خطرناک ہے۔ مگر میں اس اشتہار کے ذریعہ حکام کو اطلاع دیتا ہوں کہ ایسا خیال میری نسبت ایک ظلم عظیم ہے۔ میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ الخ (ایضاً حصہ دوم صفحہ ۴۵۹)

ایک مقام پر لکھتے ہیں: میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے (ایضاً حصہ سوم صفحہ ۔۔۔) خط کشیدہ جملہ نہایت موٹے حرفوں میں تحریر کیا گیا ہے۔ تاکہ انگریزوں کو یقین کامل ہو جائے۔

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنے باپ اور اپنے بھائی کی خدمات سرکار کا تذکرہ کیا اور وہ تمام خطوط جو گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے آئے تھے نقل کیے اور اپنی خدمات کا راگ الاپا اور ثابت کیا کہ میرا وجود اور میرے مریدوں کا وجود گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں بلکہ جو قدر طور پر ان کے لیے ممد و معاون، حامی و ناصر ثابت ہو سکتا ہے اور ہوگا۔ چنانچہ واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مریدان باصفا اس پر پوری طرح عامل رہے۔ اور اسلام کی قوت و شوکت کو جس قدر پامال کیا جا سکتا تھا کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

آج بھی مرزائیوں کا وجود نہ انگریزوں کے لیے خطرناک ہے نہ یہودیوں کے لیے۔ البتہ مسلمانوں کے لیے ضرور خطرناک ہے آخر کیوں؟ وجہ یہ ہے کہ مرزائیوں نے ہمیشہ سے انگریز اور صیہونی طاقتوں کے مفادات کے لیے کام کیا اور مسلمانوں کے مفادات پر ترجیح دی۔ جو بھی مرزائی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات پر ایمان رکھتا ہے اسے اس کا پابند ہونا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کے مفادات کے مقابلے میں انگریز کے مفادات کا زیادہ خیال رکھا جائے اور ان کی دلی اعانت اور ہر ممکن طور پر کوشش کی جائے۔ یہی بات اکھنڈ ہندوستان کے عقیدے میں بھی گھومتی ہے اگر خدانخواستہ ہند و پاک میں کوئی کشمکش ظاہر ہوگی تو قادیانی نزاد کا پلڑا بھارت کے ہی بھاری ہوگا۔ معاذ اللہ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مرزا محمود کے بعض بیانات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے۔

جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ پاکستان کا وجود چند روزہ ہوگا دونوں قومیں کچھ عرصہ کے لیے علیحدہ رہیں گی لیکن عارضی ہوگا۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

مسئلہ ختم نبوت اور مرزائی

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہی تھے کہ ایک دن کسی نے مشہور کر دیا کہ مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ سن کر جذبہ جانثاری سے اس قدر بے خود ہوئے کہ اسی وقت ننگی تلوار کھینچ کر مجمع کو چیرتے ہوئے آستانہ نبوی ﷺ پر حاضر ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: زبیر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدانخواستہ حضور ﷺ گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

سرور کائنات ﷺ نہایت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ اہل سیر کا بیان ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو فدویت اور جانثاری میں ایک بچے کے ہاتھ برہنہ ہوئی۔

غلام احمد قادیانی نے نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ مرزائی کھلے عام رسول اکرم ﷺ کی توہین کر رہے ہیں خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا مذاق اڑا رہے ہیں دہشت گردی اور ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی کریم ﷺ کی ذات پر مختلف طریقوں سے حملہ کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمان اپنے حال میں مست ہے۔ خاص کر ہوس پرست سیاستدان دنیا کے ہر معاملے میں اس کی ہوس کی کوئی انتہا نہیں اس کی حرص کہیں ختم نہیں ہوتی۔ مسلمان اور مرزائی کا اس کو فرق نظر نہیں آتا۔ نبی کریم ﷺ کی توہین پر اس میں اضطراب کی کوئی لہر نہیں اٹھتی اس کو اندھیری قبر کا نقشہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ بینک بیلنس بڑھانے کی فکر میں لگا رہتا ہے اور حق و باطل کی تمیز ختم کر بیٹھتا ہے اور اپنے آپ پر نبوت کو قربان کر دیتا ہے۔ جبکہ چاہیے تو یہ تھا کہ نبوت پر اپنے آپ کو قربان کر دے۔

نبی اور نبوت لازم و ملزوم ہیں۔ نبوت پر حملہ

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام عالمی ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) اپنی شاندار روایات کے مطابق پوری آب و تاب سے ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۸۶ء مطابق ۱۱، ۱۲ صفر ۱۴۰۷ھ بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء و مشائخ شرکت فرمائیں گے

ماتحت مجالس ابھی سے تیاری شروع کر دیں

صدر و کارکنان مجلس استقبالیہ

در اصل نبی پر حق ہے۔ نبی مری جان کا مجھ سے زیادہ مالک ہے۔ آپ کی جانوں کا آپ سے زیادہ مالک ہے

شاہ عبدالقادر قرآن کے ترجمے اور تشریح میں فرماتے ہیں کہ آگ میں کودنا حرام ہے۔ لیکن نبی حکم دے تو آگ میں کودنا فرض ہے کیونکہ اُمت اپنی جان کی اتنی مالک نہیں۔ جتنا نبی مالک ہوتا ہے۔ (صلی اللہ

تحریر: محمد اقبال حیدرآباد

علیہ وسلم) غزوہ بدر کے موقع پر انصار حضرات نے آنحضرتؐ سے کہا تھا کہ آپؐ فرمائیں تو ہم لوگ آگ میں کودنے کو تیار ہیں۔

جنگ خیبر میں سب سے مضبوط قلعہ "قموص" فتح ہوا۔ قلعہ قموص کی عورتوں کو قیدی بنایا گیا۔ حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے پھر ان کی خواہش پر آپؐ نے شادی کر لی اور حضرت صفیہؓ نے شادی کے بارے میں اپنا خواب بھی بیان کیا۔

وہ جگہ جہاں آنحضرتؐ اور حضرت صفیہؓ باتیں کر رہے تھے اس سے ذرا دُور ایک انصاری رضؓ رات بھر جاگتے رہے اور آنحضرتؐ کے علم کے بغیر اُس جگہ کے ارد گرد گھومتے رہے اور پہرہ دیتے رہے ان کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ جب صبح ہوئی تو آنحضرتؐ نے ان کو دیکھا اور دریافت فرمایا کیا بات ہے اے ابو ایوب! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہؐ اس عورت کے گھر والے اور شوہر وغیرہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ ابھی ابھی ان کا زمانہ کفر ختم ہوا ہے مجھے بڑا ڈر لگا اس لیے میں رات بھر حفاظت کے خیال سے آپؐ کے آس پاس رہا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا اے اللہ! ابو ایوب خالد بن زید کی حفاظت فرما جس طرح انہوں نے رات بھر جاگ کر میری حفاظت کی ہے۔

صحابہ کرامؓ اس سلسلے میں ہمارے لئے نمونہ ہیں کہ انہوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جان اور خون کے نذرانے پیش کئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ناموس مصطفویؐ کی خاطر ہمہ قسم کی قربانی دیں۔

بقیہ: نماز کی اہمیت

(حضرت حاجی امداد اللہ کیؒ وفات ۱۳۱۷ھ)

آداب نماز

شرم کی بات ہے کہ انسان اکیلا ہونے کی حالت میں باوجود طاقت کے اقل تسبیحات پر کفایت کرے اگر زیادہ نہ ہو سکے تو پانچ یا سات بار تو کہے۔ اور سجدہ کے وقت اول وہ اعضاء زمین کے نزدیک ہیں پس اول دونوں زانو زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور رانوں اور ہاتھ رکھنے کے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔ اور سر کے اٹھانے کے وقت اوّل اُن اعضاء کو اٹھانا چاہیے جو آسمان سے نزدیک ہیں۔ پس پہلے پیشانی اٹھانی چاہیے الخ اور قیام کے وقت اپنی نظر سجدہ کی جگہ پر، اور رکوع کے وقت پاؤں پر، اور سجدہ کے وقت نوک بینی پر اور جلوس کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں پر یا دونوں بغلوں

کی طرف رکھنا چاہیے۔ جب نظر کو پراگندہ ہونے سے روک رکھیں اور مذکورہ بالا جگہوں پہ لگائے رکھیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ نماز جمعیت کے ساتھ میسر ہوگی اور خشوع والی نماز حاصل ہوگی۔ جس طرح نبی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے۔ اور ایسے ہی رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا کھلا رکھنا اور سجود کے وقت انگلیوں کا ملانا سنت ہے۔ اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ انگلیوں کا کھلا رکھنا یا ملانا بے تقریب اور بے فائدہ نہیں ہے۔ صاحب شرع نے اس میں کئی قسم کے فائدے ملاحظہ کرکے اس پر عمل کیا۔ ہمارے لئے صاحب شریعت علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کے برابر کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(حضرت مجدد الف ثانی رہ)

جو کچھ مجھ کو حاصل ہوا وہ سب برکت نماز تہجد حاصل ہوا۔ (حضرت سید احمد شہیدؒ ۱۲۴۶ھ)

بقیہ: بلی تھیلے سے باہر آگئی

رکھتے ہوئے احتساب کیجیے لیکن قادیانی جو اکھنڈ بھارت یا علیحدہ مملکت کے قیام کا الہامی عقیدہ رکھتے ہیں، انہیں کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے! اس پر نہ تو حکومتی حلقے لب کھولتے ہیں اور نہ ہی اخبارات اظہار خیال کرتے ہیں۔ جس سے عوام میں یہ تاثر پھیلتا جا رہا ہے کہ موجودہ حکومت بھی قادیانی نواز ہے۔

بقیہ: پلٹ آئے

خان صاحب نے اس موقعہ پر بھی اتنی اہم اور نازک ترین پیش آمدہ صورت حال کو اپنے دلربا انداز کلام سے ٹرخانا چاہا، تو مولانا سمیع الحق نے اس موقعہ پر بڑے کام کا لطیفہ ارکان سینیٹ کو سنا دیا۔ کہنے لگے کہ انہیں مرزائیوں نے پاکستان کے بارہ میں زہریلا لٹریچر بھی چھاپا ہے جس میں لکھا ہے کہ امریکی صدر کسی ملک گئے، صدر سے ایک شخص کا تعارف کرایا گیا کہ یہ وزیر ریلوے ہے، تو وہ بڑا حیران ہوا کہ وزیر ریلوے کیسے ہے اس ملک میں تو ریلوے ہے ہی نہیں تو انہیں جواب دیا گیا کہ یہ ہی ہے۔ جیسے پاکستان میں وزیر انصاف ہے، کہ انصاف ہے نہیں اور جناب وزیر انصاف موجود ہیں۔ مولانا سمیع الحق اپنی بات پر زور دے کر کہنے لگے کہ قادیانیت ایک اسلام دشمن سیاسی جماعت ہے اگر اس واقعہ کا سختی سے نوٹس نہ لیا گیا تو اس سے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کو شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس وقت حیرت کی انتہا نہ رہی جب بعض سرکاری وکیلوں نے قادیانیت کو دی گئی مراعات کو تبلیغی جماعت سے تشبیہ دی، ارکان پارلیمنٹ ریکھ کر رہ گئے۔ سینیٹر مولانا سمیع الحق نے اس موقع پر بھی حکومت اور ایوان پر مرزائیت کا شرمناک کردار واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ

بہرحال یہ چیز ثابت شدہ ہے کہ وہ لوگ اقوام متحدہ میں اور دنیا بھر کی لابیوں میں ہمارے خلاف لگے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف لٹریچر پھیلا رہے ہیں اور لٹریچر میں یہاں تک ہے کہ بنیادی حقوق کا قاتل ضیاء الحق اور صدر کا عجیب منحوس کارٹون دیا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا بھر کے فرمانات ان کے لٹریچر سے بھرے ہوئے ہیں، تو ہمیں چاہیے کہ ہم ان کو پابند کریں باہر ملک سازشیں بنانے والوں کو رعایتیں دینا کہاں کا انصاف ہے۔ کل اگر وہاں الذوالفقار تنظیم کا اجلاس ہو، تخریب کار جمع ہوں تو کیا ان کو بھی رعایتیں دی جائیں گی۔ مولانا سمیع الحق نے کہا، اسے تبلیغی جماعت سے مشابہت دینا سراسر ظلم ہے۔ تبلیغی جماعت اسلام اور امن وسلامتی کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے، اس جماعت نے دنیا بھر میں اسلام اور پاکستان کا نام روشن کیا جبکہ مرزائیت اہل اسلام کے لئے شرمناک اور گھناؤنا کردار ادا کر رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایوان بالا میں قادیانیت کا اصل روپ ایک بار پھر ارکان پارلیمنٹ کے سامنے نکھر کر آ گیا اور اب ہم نے یہ تفصیل سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ سے اخذ کرکے قارئین کے سامنے پیش کر دی تاکہ ملت کے بہی خواہ بیدار ہوں

بقیہ: سازشیں

قصور فقط یہ تھا کہ انہوں نے ڈاکٹر سلام کو دی جانے والی دعوت دینے اور اس میں شرکت کرنے سے معذوری ظاہر کی تھی استقبالیہ میں عدم شرکت پر انہیں سیکرٹری کی طرف سے ناپسندیدگی وسپیلیشن کا پیغام پہنچایا گیا ڈاکٹر سلام نے اپنی راہ کا کانٹا صاف کرکے ہی سکھ کا سانس لیا۔ تاہم ڈاکٹر اے کیو خان کو وہ اب تک اسیر نہیں کر سکے حالانکہ ڈاکٹر قدیر ان کی عقابی نگاہوں میں شروع دن سے ہی کھٹک رہے ہیں ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے ایک بالمشافہ ملاقات ڈاکٹر سلام کے نوبل پرائز کی پردہ داری کرتے ہوئے کہا تھا کہ جن لوگوں نے آئن سٹائن کی صد سالہ برسی کے موقع پر ڈاکٹر سلام کو عالمی انعام دینے کا فیصلہ کیا تھا اس انٹرویو کی اشاعت پر قادیانیوں نے طوفان کھڑا کر دیا تھا صدر پاکستان پر دباؤ ڈالا گیا تھا کہ ڈاکٹر قدیر اپنے بیان کی تردید کریں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانی کی براہ راست رسائی کہاں تک ہے اور وہ چلمن کے پیچھے بیٹھ کر کہاں سے تار ہلاتے ہیں۔

بقیہ: فضائل صدقات

قتادہؓ نے ارشاد کیا ہے۔ سورۂ ق کی آیت ہے جس ان کے لئے اور بھی زیادہ ہے (جو ہم ان کو عطا کریں گے) اور اس کی تفسیر میں احادیث میں بہت ہی عجیب عجیب چیزیں ذکر کی گئیں جو بڑی تفصیل طلب ہیں اور ان میں سب سے اونچی چیز حق تعالیٰ شانہٗ کی رضا کا پروانہ ہے اور بار بار کی زیارت جو خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوگی اور یہ اتنی بڑی دولت کیسی کم محنت چیزوں پر مرتب ہے جن میں کوئی مشقت اٹھانا نہیں پڑتی۔ اللہ کی راہ میں کثرت سے خرچ کرنا، نماز کو قائم رکھنا اور قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کرنا جو خود دنیا میں بھی لذت کی چیز ہے قرآن پاک کی کثرت کے چند واقعات ابھی گذر چکے ہیں اور کچھ واقعات فضائل قرآن میں ذکر کیے گئے ان کو ضرور سے دیکھنا چاہیے۔

بقیہ ——— اداریہ، صفحہ ۹ سے آگے

نہیں کی جا سکتی۔ جو مقصد پیپلز پارٹی کا وہی نیشنل پیپلز پارٹی کا۔

سیاسی پارٹیوں کیلئے سرمائے کا مسئلہ بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ۷۰ء کے الیکشن میں قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کی دامے درمے قدمے سخنے ہر قسم کی امداد کی اور قادیانی سرمائے نے پیپلز پارٹی کو کامیاب کرنے میں اہم کردار ادا کیا لیکن بعد میں جب ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو اس کے نتیجہ میں بھٹو صاحب نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیا اب قادیانی اسی طرح غیر مسلم ہیں جس طرح چوہڑے چمار غیر مسلم ہیں۔ اس فیصلہ کے بعد قادیانیوں کے بھٹو صاحب سے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے جس کے بعد قادیانی کسی نئے سہارے کی تلاش میں تھے جو انہیں نیشنل پیپلز پارٹی کی صورت میں میسر آگیا آئندہ الیکشن جب بھی ہوں اور جیسے بھی ہوں عام خیال یہی ہے کہ اب قادیانی سرمایہ حنیف رامے کے توسط سے اس نئے پارٹی کے کام آئے گا۔

اس مرتبہ قادیانیوں کی صرف ایک تنظیم تحریک جدید کا بجٹ ۲۵ کروڑ سے زائد کا ہے جو ایک چھوٹی سی سلطنت کے برابر ہے۔ قادیانیوں کی اندرون ملک تبلیغی سرگرمیاں تقریباً بند ہیں بیرون ملک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کامیاب تعاقب سے انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے پھر اگر ان کی تھوڑی بہت سرگرمیاں ہیں بھی تو ان کے دوسرے بجٹ بھی ہیں جن کو وہ کام میں لا سکتے ہیں اور لا رہے ہیں ہمارا خیال ہے کہ تحریک جدید کا ۲۵ کروڑ روپے زائد کا بجٹ اس نئی پارٹی کے لئے وقف ہو جائے گا ——— ہم پورے یقین اور خدا پر بھروسے کے ساتھ یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ نیشنل پیپلز پارٹی کو قادیانی سرمایہ کچھ کام نہ دے سکے گا بلکہ اسے ہر جگہ ناکامی اور ذلت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اس پارٹی کی سیاسی موت کیلئے صرف اور صرف حنیف رامے کا وجود ہی کافی ہے

اشرف الاحکام

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان گرانقدر ملفوظات کا یکجا ذخیرہ جن میں احکام و مسائل مذکور ہیں۔ قیمت ۲ حصے بیس روپے صرف بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے پر خرچہ ڈاک ادارہ کے ذمہ ہوگا۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک مسجد فردوس، ہارون آباد ضلع بہاولنگر

مرتد کی شرعی سزا نافذ کیجائے

شیزان

گستاخانِ رسولؐ قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشقِ رسولؐ کا فرض ہے

منجانب :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3221

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون وبیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

الحمد للہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جارہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون ـــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی ۳ ، پاکستان ۔ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹